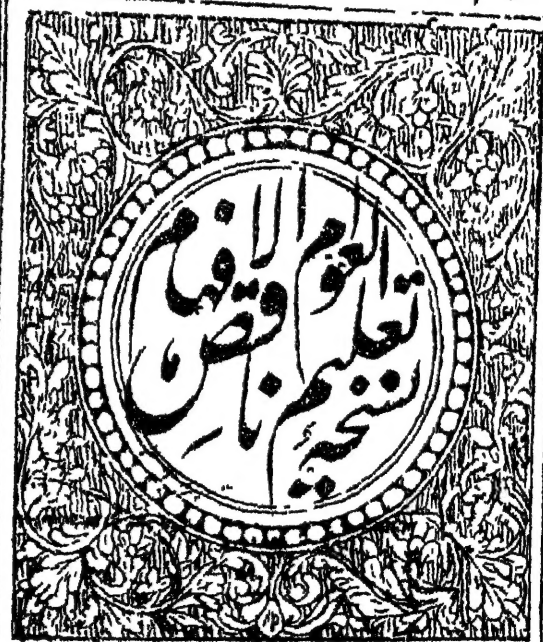


آلاءُ الله في التوفيق لعلو المحقق

مختصر في بيان ما في طريق شريعت تبارك وتعالى من أسرار سلوة وحيدة



مولوی غلام علی نعمت الرحمن المخلص - رست

کاظمی کا منشی الطبع
مطبع دار بن ہما سرفراز

مجلد دوم لغت معجم العوام ناقص الفهرست

صفحه	خط	عاط	لیم	افه	نما	سین
۲	۱۳	خیز	خیر	۳۰	تیب	تیب
۳	۱۴	یادی	یاری	۳۱	خلاق	خلاق
۴	۱۵	بیکم الله	بیکم الله	۳۱	نذر	نذر
۱۴	۱۱	سورانی	سورانی	۳۲	فرمای	فرمای
۱۵	۳	صراط الدین	صراط الدین	۳۱	بخر	بخر
۱۸	۴	نخ	نخ	۳۲	اگ	اگ
۱۹	۱۲	دری	دری	۳۶	سند	سند
۱۹	۱۴	مل هو	مل هو	۳۸	اشتاک	اشتاک
۲۰	۵۰	غیر	غیر	۳۹	جهات	جهات
۲۵	۱۶۰	من بقول	من بقول	۴۹	ترک	ترک
۲۵	۳	پاپ	پاپ	۴۱	بنامک	بنامک
۳۲	۱۱	پوش	پوش			
۳۳	۶	قیرا	قیرا			

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قد اللہ الہی خلق السموات والارض وجعل الظلمات والنور سبح تعریف اللہ
 مائیں ہی کو سزاوار ہے سب سے بڑے زمین و آسمان اور ٹھیک سے اندر
 و احوال اپنے زمین و آسمان سے بشارت ہے قدرت الہی کو جانکر ایمان پورا کرنے
 ی اور اندر ہی او جلے سے انبیا سے ضلالت اور گمراہی سے یعنی بعثت
 و شہادت پوچھان کر نیک ہدایت سے مراد پانے کی سبب اللہ عطا فرماتا ہے
 منہ - یہ ذات خدا کی کسی ایک شے کے شریک ہونے یا مثال ہانے
 نسبت دینے سے -

نعمت

یہ وہ نعمت ہے الہیہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ شرف عظمت و شان

اقولی العظمیٰ الکی سند اعظم خیر الانشا و کلام اللہ سے جلوں آراستہ مسند شریف
 سروری رسالت اور رونق افزا ہے بارگاہِ عظیم الشان کبروی نبوت ہو کر
 حسن سلوک دولت تو مید اور شرف عطا خلعت عبادت و تمجید سے امت
 جاوہ پینا سے مسلک سنت کو بطریق ہدایت رہنما ہے سبیل شفاعت اور
 ہادی نہج مغفرت ہوئی۔ اور تبلیغ منشور فرقان لازم الایقان کو دستور العمل
 الاسلام علی الخفوض ضابطہ ایمان عالمان ذوی الاحترام مناصب قاصدنا
 الایات لقوم یزکرون کا گردان کر حکم الاکراہ فی الدین قد تبتین الرشید من المعنی
 حق و باطل میں فرق دکھا کر تشہیر احکام پر احتشام ادا مرد ہادی سے دین
 متین میں کی طرح کاشمک و اکراہ باقی نہیں رکھے مولف لبس رحمت برین
 است کہ نیر و وسطہ ولایق پسند حق نبی مشفق جمیع الخلق را فایق اما بعد ضعف
 العباد و عی غلام العلی نعمت الہی المتخلص رسا ساکن قصبہ نیکیاں صوبہ فرخندہ مبنی
 حیدر آباد نے سال ۱۳۱۵ ہجری میں یہ چوتھی کتاب مسمیٰ تعلیم العوام ناقص
 الافہام منظر خیز خواہی اہل اسلام و بہنیت انسداد گمراہی عوام کے اچار باب
 تعریف امتیاز میں خیر و شر طریق اسلام کے یعنی تعریف اول فضیلت میں تعلیم
 علم دین کے اور تفصیل میں احکام فرالض و سنن کے تعریف دوم توصیف میں
 شان نزول کتاب اللہ کے اور اعجاز میں شرف رسالت رسول اللہ کے صلی
 اللہ علیہ وسلم کے تعریف سوچ خود نمائی میں مرشدان ریا کاری کے ہو کہ تکلف قبور

و بعد فرشتی سے تذلیل اسلام دشمن عوام کرتے ہیں۔ تعریف چہارم بڑی ہے۔
 شرک و بدعت ایام شہرہ مجرم کے اسلام کی خرابی پائی جانے میں اس منشیہ سے
 انشا کیا کہ اکثر امانوں کو علم دینی تفسیر و حدیث و فقہ کا نہونے سے اسلام و
 شریعت کی خوبی اور شرک و بدعت کی برائی نہ جا کر رسوم ہنوسی اختیار کرنے
 سے احکام اللہ کی عظمت اور شریعت رسول اللہ کی منزلت و لون میں ہمواری
 کے کچھ نہ رہی حالانکہ خداوند عالم نے کہ تم سب بند و نوازی سے بند و ن کو دولت
 اسلامیت بہت ہی بڑی نعمت اور قرآن مجید و تصور العمل شریعت کا واسطہ
 تعلیم عام و جاہلیت کے اورد و کر رہے افعال شرک و بدعت کے بمنزلی عنایت
 مرحمت فرمایا ہے کہ بسیت لکم الاسلام دنیا را منی ہوا میں تمہارے لئے دین
 اسلام سے۔

تعریف اوّل فضیلت دین علم دین کے

ما جہو افضال الہی کو تو مومن و کرم کو اتنا بے لطف بندہ نوازی سے منشور کتاب
 اللہ کو دستور اعلیٰ سرشت تعالیٰ جاوہ شریعت گردان کر اہتمام سے حضرت
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدر متہم ضوابط رسالت کے نسخہ
 خاشاک شبرک و کفر کو مسلک سے سالکان شریعت کے صاف کر دیا اور
 بفرمان ان الذین امنوا و عملوا الصالحات کانت لهم جنات الفردوس نزلا خدا اور
 رسول پر ایمان لاکر نیک عمل کرنے والوں کو بہشتان سرا ہے جنبت انعام

فرمایا بوصف اس قدر احسانات خداوندیہ عالم کے ارتقا پر است مشہور
 ولا تلقوا بایدیکم الی التملکات کہے ہیں جاہلہن نے افعال شرک و باعزت کے
 مرتکب ہو کر اپنے ہاتھوں سے آپ ہلاکت میں پڑتے ہیں اور سرور دیناری
 میں غفلت اور احکام اللہ کی عمل آوری سے اغماض کرتے ہیں اور شاہراہِ اشد
 سے ہٹ کر افعال انشق و فجور میں عمر عزیز کو کھو سکتے ہیں بلکہ بطریق حدیث
 شریف اللہ انسان حریص فی مانع النسان کی سرشت ہے کہ سنا ہی افعال پر
 ضروری رغبت کرنے کی پس چاہئے مذکابان خدا و امت محمدیوں کو کہ کلام
 اللہ کو ابتداء سے عمر میں پڑھ لیں اور معنی و مطلب کو سمجھ کر ایمان کامل لیں
 اور بنی الکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حسن سلوکی طریق کو حاصل کر لیں اور بدعتی چال آباؤی اور
 رسم و آئین بیدینی بالکل ترک کر دیں ورنہ شیطان رہزن لحد ایمان ہے
 اور خدا اور رسول کے حکم کا نافرمان بنادیتا ہے چنانچہ خدا ہے تعالیٰ فرماتا
 ہے ومن یعص اللہ ورسولہ ویتق حذر وہد یدخلہ ناراً خالداً فیہا جس نے نافرمانی
 کیا حکم خدا و رسول کی تو وہ شخص داخل ہوگا آتش جہنم میں اور ہمیشہ رہیگا او میں
 و آخر تا قوم اسلامی میں لاعلمی سے قرآن و حدیث کے بڑی خرابی پڑ گئی
 ہے کہ بہت لوگوں کو تمیز بدعت اور شریعت کی اور شرک و توحید کی بالکل
 نہیں رہی بلکہ رسوم ہنود سے ہی بہت رغبت ہو گئی ہے کہ باعقاد تمام
 ادا کرتے ہیں اور طریق چلن اختیار کرتے ہیں جاہل کہتے ہیں بے علم کو ادا

برائی و بے ادبی پہل کی ایک سے دوسرے کو بہت جلد اشر کرتی ہے نسبت
 عالم و ادب کے شرعیہ نام ہے سیدھی راہ اسلام کا جو خدا سے تعالے نے نظر
 زیرِ خواہی سے بندگانِ نبوی کو طریق عبادات اور معاملات کو ذریعہ سے رسولوں
 کے بتلادیا ہے یہی نام ہے پیروی شریعت کی مانند معالجہ حکیم کے ہے جیسا
 حکیم نے بیمار کو بایہ دیکھ ہوئے کا علاج بتلاتا ہے کہ فلان شے ست کھاؤ
 کہ بیماری بڑھتی ہے اور فلان چیز کھاؤ کہ مزاج تندرست ہوتا ہے یہی طرح
 شریعت کی راہ خدا نے بندوں کو دنیا میں عزت اور نفع حاصل ہونے کی اور
 عقلمندی میں شفاعت اور مغفرت نصیب ہونے کی دیکھایا ہے چنانچہ فرمایا ہے
 الشیطان ابوکم الفقر و یامرکم بالفحشا سے واللہ یدکم مغفرت منہ و فضلہ شیطان
 وعدہ کرتا ہے تم سے محتاجی اور بھیاہنی سے اور اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے نیک
 چلنے والوں کو اپنی رحمت سے مغفرت کرنے کا اور فضل کا سمجھنا چاہئے کہ خیریت
 ایمان کی پیر توحید ہے اور پیرِ ستھم ہوتی ہے جڑوں سے وہ عمل آوری احکام
 اللہ کی ہے سو وہ عبادت ہے اور جڑیں زور کھڑے ہیں آبِ یاقوتی تقویٰ سے
 سے سو وہ اعمالِ صالح ہیں اور خزانہ آبِ حیات کا تلاوت کلام اللہ ہے اور
 بار آوری شاخِ ایمان کی پیروی رسول کی سو وہ شریعت ہے اور ثمرہ اور کما
 استرضاء خدا سے تعالیٰ ہے اور مغز اور مکا قبولیت خدا اور ذائقہ اور کما نعم
 و رحمت الہی کا ہے آدمی جب تک خدا کی توحید کو اپنے دل میں مضبوط نہ جماوے

ایمان کامل نہیں ہوتا جس شخص کو توحید نصیب نہیں ہو سکی عبادت ہو یا نیکی
 کی طرح کی مقبول خدا نہیں ہوتی اور توحید کا علم اور بات بات سے لگتی ہے۔
 معنی قرآن کی شہادت کے نہیں ہوتی اور نشانی توحید کی عبادت ہے۔
 دو طرح پر ہے ایک فرض اور دوسرا ایسا تشریف فرض کی یہ عبادت کا
 قطعی متعدد آیات نص قرآن سے اور حدیث سے ثابت ہے۔
 واجب وہ کہ حکم خدا کا آیات غیر نص قرآن سے اور حدیث سے ثابت ہے۔
 اجماع اُمت سے ثابت ہوا ہو۔ آیات نص وہ ہیں جنکی معنی صاف و صریح
 معلوم ہوا و غیر نص وہ کہ حکم خدا کا صراحت سے معلوم ہو مگر اشارت سے
 پایا جاوے یعنی آیات کے لفظوں کی معنی صراحت سے نکلا جاوے۔ اور
 سنت کی بھی دو قسم ہیں۔ سوکدہ۔ اور زیر سوکدہ۔ سوکدہ وہ جو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات اوس فعل کی بجاوے کر کے ہیں اور بعض اوقات
 ترک بھی ہو گئے ہیں وہ فعل اُمت کو بھی بجا لانا ضروری و اتباع کی سنی پروردگار
 کرنے کی یعنی چال پر چلنے کی ہے جو شخص کہ پروردگار کی نکرے گا وہ
 اُمت رسول میں ہوگا چنانچہ خدا سے تعالیٰ نے حضرت رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم سے اُمت کو کہلوا یا ہے فاتبعونی ۱۰۰۰۰۰ پروردگار کی
 میری تو دوست رکھو تمکو اللہ نے اور غیر سوکدہ وہ کہ حضرت علیہ السلام
 نے بعض وقت کئے ہیں مگر اکثر اوقات نہیں کئے اگر اُمت بھی کرے۔

اور لو اب مانتا ہے۔ نہ کہ وہ تو پر شمس نہ ہوگی اور بدعتا و سکو کہتے ہیں جو
 رسم و آئین قرون ثلاثہ میں نہ تھے بعد حادث ہوئے یعنی نئے چالین
 نئے چسپہ نساوی کے رسوم اور قبروں پر گنبد اور صندل و عربس کی دھوم
 اور زرد و نیاز و چہلم و برسی و مولود وغیرہ کے لزوم یہ سب بعد نکلے ہیں
 قرون ثلاثہ میں زمانوں کو کہتے ہیں پھر زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے حیات تشریف کا وہ سارا زمانہ اصحابوں کا رضی اللہ عنہم صحابین کو دیکھ
 مولوگوں کا جنگو تا بعین کہتے ہیں تیسرا زمانہ ائمہ یعنی اماموں کا جنگو متبع
 تابعین کہتے ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں خیر القرون قرنی یعنی
 سب زمانوں سے بہتر زمانہ میرا ہے ثم الذین ملوئھم پھر وہ لوگوں کا جو
 میرے زمانہ سے ملے ہوئے ہیں ثم الذین ملوئھم پھر وہ لوگوں کا جو صحابہ
 کے زمانہ سے ملے ہوئے ہیں اور شرک کہتے ہیں اوس فعل کو جو خدا کے لائق
 کی عبادت و تہ یا قدرتی اور اختیاری کام غیر خدا میں سمجھنا اور ادا کرنا یا غیر خدا کو
 ادا کرنا اور ان میں ذیل یا مددگار یا نگہبان جانتا۔ غیر خدا کی تفصیل یہ ہے کہ
 نبی آدم و فلک و بن و حیوان جہاڑ و پہاڑ وغیرہ جو کچھ کہ زمین و آسمان میں
 سجدہ یا عزائم عالم ہیں بز و کل سب کے سب غیر خدا ہیں اگر ان تمام عالم میں سے
 کسی ایک کو سبب عبادت کریں یا قاتل سمجھیں یا شریک قدرت سمجھیں تو شرک
 ہوا اور شرک کرنے سے کافر ہوتا ہے۔ تعریف عبادت کی یہ کہ سجدہ اور

طواف کرنا یعنی تصدق پہونا اور نذر کھانا اور دعا پہنا اور زنا اور زنج کرنا۔
 تعریف قدرت کی نیکی و بدی اور نفع و نقصان دینا یا غیب ان یا حاضر و ناظر
 سمجھنا کہ نسبت و برتافت میں پکارنا وغیرہ یہ کل کام سوا خدا کے غیر اللہ
 سے ادا کرنا کفر ہے اور کفر کا نتیجہ خود جہنم حاصل کلام تو ہر قسم سے زیادہ کوئی
 چیز نیکی اور ثواب کی نہیں اور شرک سے زیادہ گناہ یا بڑا کام دنیا میں نہیں
 ہے جملہ پیغمبران اور اولیا وغیرہ سب شرک کے کاموں سے الحذر کرتے رہے
 ہیں اور توحید پر زندگی بسر کئے ہیں چنانچہ حضرت لقمان حکیم اپنے فرزند کو
 تعلیم دے کر یا مبنی لا شریک باللہ ان البشرک بظلم عظیم اسے فرزند میرے
 شرک است کر برگز تو اللہ کے ساتھ تحقیق کہ شرک بڑا بھاری ظلم ہے یعنی
 میں عقل خدا داد سے بہت ساری برائیاں اور خرابیاں عالم عمر میں تجربہ دنیا
 سے معلوم کر لیا مگر شرک سے زیادہ کوئی برائی نہیں دیکھا خبردار رہو
 برگز شرک ست کرو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے دونوں فرزندوں
 حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام کو تاکید آجبا دے کہ ان اللہ ^{طفہ}
 لکم الدین فلا تموتن الا دائتم مسلمون اسے فرزند و تحقیق کہ اللہ تعالیٰ پسند
 کر لیا تھا اسے لے دین کو خبردار دین اسلام پر مرو اور حضرت یعقوب اپنے
 فرزندوں حضرت یوسف اور بنیامین علیہم السلام سے اقرار واثق لے
 کہ ما تعبدون من بعدی کس چیز کی عبادت کرو گے میرے بعد قالوا نعبد

البکاء والہ آباںک کہے عبادت کریں گے ہم اللہ کو تیرے اور تیرے باپ و ادا
 کے وہ ایک ہی ہے نہ دیکھئے پیغمبر و نبی نے اپنی اولاد کو اس طرح تاکید ہے۔
 تقدیر کئے کہ خدا کی مغفرت ایمان پر ہے اور ایمان توحید خدا اور اتباع رسول پر
 منحصر ہے اور تو نیک تفسیر و حدیث پڑھنے سے معلوم ہوتی ہے عوام جاہل ہوتے ہیں
 اپنی اولاد کو دینی علم سکھانا جانتے ہی نہیں مگر دانشمندان خواص ہی تو اپنی اولاد
 کو استقامت و تربیت عقلی میں عالم شریعت میں سکھاتے بلکہ کم سنی میں مابین ملک
 کفار میں عالم ہدایت کو کمال لیاقت جانکر تعلیم دلاتے ہیں جب کہ لوگوں کو اوائل
 عمر میں کثرت سے صحبت بیدین کے مطہریت مذہب بیدینی کی بقول کرکشتن روز
 اول ذہن نشین اور خو پذیر ہو جاتی ہے اور بیدینی کا علم حاصل کئے تک موسم
 شباب کا اجاتا ہے اور فکر معاش کی پڑ جاتی ہے تو پھر موقع فکر سعادت کا ہاتھ نہیں
 آتا پھر کون سی صورت ہے کہ خوبی احکام اللہ کی دلون میں مسلمانوں کے جای گیر
 ہونے کی اور فضیلت ارکان اسلامی سے بہرہ یاب ہونے کی ۛ
 خواہے بدو طبیعت کہ نشست نرود و جزیمہ گ اواز دست۔ نیز جو عقرب
 شوق سوتراشی کا نیش زن حسن صورت ہر مرد اسلامی ہے یہی تو صفت
 بیدنیوں کا ہے جو ہر بن ہوئے اہل اسلام پر پور ہو کر قاتل ریش جنگی
 سو پہلی بنیاد ہے اندام پایہ و نوار حد شریعت محمدی کی بمصدق حدیث شریف
 میں تشبہ بقوم فہوا ہنم یعنی جسے میں قوم کی بشابست کیا وہ اسی قوم میں

گناہ جاسے کاسہ لفظ ابتداء میں خبر دے سکے مگر او مذہب کا شمار ہے برا نام نہ
 دن بدن ہووے زیادہ شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے دنیا ساز و دین ساز دن کے
 نسبت میں بدعا دیتے ہیں ۔ سہا و اول آن فرمایا تھا کہ از بہر
 دنیا و دین بیاور۔ اگرچہ فی زمانہ مسلمانوں کے بہت کم لڑکے قرآن پڑھتے ہیں
 مثل طوطے روان پڑھتے ہیں مگر معنی معلوم نہ ہونے سے مطالبہ اور امر و نہی
 کو نہیں جانتے کہ خدا کی سنائی کون سے آیات میں ہے اور کون سے احکام کی
 اجازت ہے یہی سبب ہے کہ حلال و حرام کی تمیز نہیں رکھتے سو لفظ کتابائین ہے
 معنی قرآن میں جس نے غور کیا فائدہ بیچ روز و سورت قرآن کے چار دو بڑے تفسیر و تفسیر
 نہ پڑھنے کا ہی سبب ہے کہ اکثر مسلمانوں کو بدعت اور اتباع سنت پر نظر اور
 شرک و توحید کی قدر اور بہشت و دوزخ کی خبر اور مغفرت کی تمنا اور خدا کے
 غضب کا ڈر نہ ہونے سے نماز و روزہ ادا کرنے کی احتیاط اور قرآن و حدیث
 و فقہ سمجھنے کی فکر نہیں رکھتے سبب اس کا یہی ہے کہ زبان شوق اکثر اہل
 اسلام کی لطف و لایقہ معنی قرآن شریف سے لذت گیر نعمت مضامین کلام
 الہی نہیں ہوئی اور جب تک مذاق آدمی کا کسی عہدہ لغبت سے چاشنی پذیر
 نہ ہو خواہش جناب اشتیاق انسان کی حلاوت سے اس لغبت کے
 متلذذ نہیں ہوتی نابراں مجذوب خواہ اسلامیان کے خیال میں یہ صلیحت و تقیہ
 صواب و بد ہوئی کہ تھوڑی تعریف کلام الہی کی اور شمر توصیف رحمت رب العالمین

کی جو زید میرا حق بندہ نر ازنی سے فرمان بلاغ البین خد کو مصدر سر فرازی
 بنا برن شکر و انا ہے اور فرمایا ہے کہ الحمد للہ الذی انزل من بعدہ الکتاب لم
 یجعل لنا حرجا شکرتہ اللہ کا پس ہے انا اس پر ہے نسبت پر کتاب اور نہ کہ ہے
 اس میں سے طرک کی ہے۔ ہے قرآن کی معنی مطلب ہے واقعت ہے تو انسان کے
 دیا و زبان میں کچھ شکست و بہرہ شکر ہے برکت کا نہیں رہتا تبارک العالی
 ہر اے اللہ تعالیٰ بعد ان کیوں اللہ امین نذیر ابرکت سے اس قرآن کے جیتے
 انا را فیدل اپنے بندے پر کہ رہے سب عالم پر ڈر لینے قرآن کے پڑھنے
 میں ایسی برکت ہے کہ دنیا و دین کی مضررت سے بچاؤ اور ہزار باطح کی
 آنا شہادت الی و انسانی سے امن ہے لہذا ہر اور ان اسلامی کو بطور امت
 ہے اور فرور سے شان نزول بنورہ فاتحہ الکتاب کی جو ہر قرآن
 اور کا یہاں کہہ دیجئے ایزد منان اور تمامی مضامین احکام قرآن کی
 مان ہے زبان قلم مختصر بیان میں لاکھ لفظز اشتناک مشکیش شایقان معنی
 قرآن کے گزیران دیکھا ہے تاکہ فضائل رحمت باری تعالیٰ کے پردہ کشا
 چشم غفلت بر فرد بشر ہو کر القبتہ شوق مطالعہ تفسیر قرآن شریف کا اور غرت
 مذہب علم تفسیر و حدیث کی مضمون ضمیر ہے گی ازاںجا کہ مشیت اللہ تعالیٰ
 قضا کے تشییت احکام اللہ منبشا سے اعلان خلق اللہ بوسیت محمد
 رسول اللہ مقتنی شرف تنزیل کلام اللہ ہوئی تو رسم تبلیغ سے جبریل

علیہ السلام نے بمقتضیٰ وہابیہ غنیمتوں اقرار لا الہ الا محمد رسول اللہ پر مہم
 بسم اللہ سورۃ الفاتحہ تنزل فرمائی اُنوقت بدت عمر شریف حضرت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس سال کے ابوہریرہؓ قہمی اتفاقاً حضرت نے
 اباہریرہؓ سے باہر تشریف فرما تھے ناگہان جبرئیل علیہ السلام آسمان سے
 اتر آئے اور زمین سے معلق کھڑے ہو کر باہر ازیں آمد پر آئے اگرچہ شکل ظاہر
 کی نورانی ہر وار ہے مگر آنحضرتؐ کہہ تو شکل فرشتہ دیکھئے تھے مہابت نہ
 ناگہانی اور تقاضاے وحشت انسانی سے خوفناک ہو کر کچھ جواب نہ
 اور نے الفور اوس جاے سے نکل گئے بلکہ چند بار ایست و اقامت وحشت
 ناک پیش آئے اور حضرت کو کئی روز بخار و اندیشہ پر پانچاچھ اس حادثہ کی
 صداقت مولانا یعقوب چرخنی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کئے ہیں عبد اللہ
 ابن عباس سے اور حضرت عبد اللہ نے حضرت علی المرتضیٰؓ کرم اللہ وجہہ
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہین ابتدا سے تنزل کلام اللہ میں کئے بار
 شکل جبرئیل علیہ السلام کو دیکھ کر ڈر جاتا تھا اور بخار چڑھتا تھا حاصل کلام
 جبرئیلؑ نہ ہو کر یا محمدؐ پارتے اور حضرت نے جواب نہ دیکر اوس جاے
 سے نکل جاتے تھے کہ حضرت بی بی صدیقہؓ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 پھل زوہر مطہرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال سے واقف اور مشغول
 ہو کر اپنی برادری کے عالم الوقت و رقبہ بن نوافل سے بیرون گشت اصل

واردات کی اور نشانِ سعادت و شہادت پر آید۔ بیان فرمائیے وہ مذکور نے علم
 نوریت و بحیثیتِ کارکنِ مہتمم و اہلِ کمال و شہادت کی ہے اور فرشتہ
 انسانوں میں خاص مہتمم پر ہوتا ہے اور تہا ہے البتہ اس بشارت سے
 اشاراتِ سرفرازی نبوت کے پاسے جاتے ہیں شادمانی سے حضرت کو
 اطمینان دلا سادیکر آپ اور جو شکل نظر آتی ہے البتہ وہ فرشتہ کی ہے اور
 فرشتہ ضرر رسان نہیں ہوتا آپ بلا خوف اور کے سوال کا جواب دیجئے اور
 کیا کہتا ہے شومن لیجئے الغرض جبریل علیہ السلام نے دوسرے موقع پہنچا
 و میدان میں نمودار ہوئے اور یا محمد پکارے حضرت نے بخاطر جمعی بلفظ لبیک جواب
 دئے تب جبریل نے بعد سلام اپنا نام بتائے اور کہے کہ میں بحکمِ خدا آپ پر کلام
 اللہ لایا ہوں آپ آج سے رسولِ القدسی آخر الزمان ختمِ المرسلین ہو میں گواہی
 دیتا ہوں کلمہ شہادت کی اور بسمِ اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ سورۃ الفاتحہ
 پڑھو اسے جب نبی اکرمؐ زبانِ اقدس سے بسمِ اللہ اور سورۃ الفاتحہ
 الحمد للہ سے ولا الضالین تک پڑھتے ہی لطفِ عظمتِ حمد و ثنا سے
 رب العالمین کا اور شرفِ بھضم و شکرو و عاصے بندگانِ عبدیتِ محسن کا عروج
 خاطرِ عبیدیتِ باشرِ حضرتِ مسلم کے ہو کہ غیبتِ دل اور جوشِ طبع سے لفظِ امین
 کا زبانِ معجز بیان سے نکل آیا جسکے معنی ایسا ہی ہوتی ہے پس یہ لفظ اتھک
 امین کا زبانِ حضرت سے نکلا ہوا شرفِ قبولیت میں مناجاتِ باری تعالیٰ

کے اگر شرکیہ الفاظ کلام العبدی سورۃ الفاتحہ کے ہو گیا مگر خیال تہذیب سے ترکیب
تحریر میں کلام الہی کے آخر سطور و لا الضالین تک برابر لکھ کر لفظ زبان خیر البشر
کا آمین علیحدہ سطور سے نیچی لکھ دیتے ہیں یا نماز جماعت میں مقتدیوں نے آمین
ہیں تا طرز کیا بت اور ترتیب قرأت سے خدا کے کلام میں اور بند کے کلام
میں تہذیباً فرق علیحدگی کا پایا جاوے۔ اور یہ معلوم کرنا ضرور ہے کہ سورۃ الفاتحہ
کی عبارت خاص کلام خدا کا ہے اور مطالب اس کا استدعا بندوں کا ہے اگرچہ سالم
قرآن شریف خدا ہی کی زبان ہے مگر وہ سب ہم بندوں کی تربیت اور تعالیم
کے احکامات اور امر و نہی اور ہدایات عبادات لایق عظمت الہی ہے فقط یہ
سورہ فاتحہ خاص کلام خدا کا اور مضمون استدعا بندوں کا ہے اسکی مثال قطعہ
عرضی کی سی ہے جیسے کہ رعایا سے غرض منداہنی برآء حاجت کے لئے پیشی
میں حاکموں کے درخواست تحریری گذرا تھے میں اس طرح سورۃ الفاتحہ
عرضی ہے بندوں کی مقصود کی اوز البشارت اسکی کلام الہی ہے۔
بہ صدق ان اللہ بالغ امر یعنی اللہ تعالیٰ ہر ایک کام کے انجام کو اول
ہی معلوم کر لیتا ہے البتہ منشا سے قدرت الہی اس صواب دیر مقتضی المصلحت
ہوئی کہ ان الانسان لربہ لکنو تحقیق کہ انسان اپنے رب کے نعمتوں کی
شکر گزاری میں قصور و اوجہ الفاظ استدعا یہ لایق عظمت و شان
رب العالمین کے اور مضمون قابل مقصود شائبش خلایق کے لکھنا نہیں

جانتا ہے جو اسے علم الانسان بالمعالم مضمون عرضی کا خدا نے زبانِ رحمت سے وحیاً انشاء فرمایا
 کہ ہر بندہ اس عرضی کو ہر سبادت و دعا اور ہر حاجت و التجا میں اور ہر مرضی و بلا
 اور ہر الصیال ثواب میں ہماری جناب میں پیش کیا کرے تا بلخ منظوری سے
 مزین کیا کروں چنانچہ کتاب بذل المسخۃ الا لایضاح الارکان الاربعین لکھا ہے
 کہ سورہ الفاتحہ عرضِ اشتہار بندگی اللہ تعالیٰ کے خصوصاً خاص میں پہنچا ہے جس کی اور
 ظاہر ابھی رسم معر فی خلقت کہا کہ بے علم اہل غرضوں نے عرضی مطابقت خود کی
 اہل علم سے لکھوائے وقت کہتے ہیں کہ فلاں مقدمہ کی باطوالت مضمون تصریح مفید
 اس اسم مخبر و نیاز سے لکھ دیجئے کہ حاکم مقتدر نے فریدِ مراحم سے شرف پذیرا فرما دیا و رواج
 تحریر عرضی کا ہے کہ پیشانی صفحہ قرطاس پر سرمد کیچ کر بعض عالمی سرانہ لکھتے ہیں سو وہ بدیم
 ہے اور القاب الفاظ تعظیم خداوند نعمت وغیرہ جو میں سو الحمد للہ رب العالمین ہی اور الفاظ تکریم
 احسانات ولی نعمت کے فیض بخش و فیض رساں جو لکھتے ہیں سو وہ الرحمن الرحیم کا علم الدین
 ہے اور جو مضمون اطاعت گزاری و فرمان برداری تہت حق قدیم خود کا جو لکھتے ہیں سو وہ
 ایک نعبہ و ایک استعین ہی اور مقصود کارروائی و حاجت براری خود کا جو لکھتے ہیں سو وہ انوار
 الصراط المستقیم صراط الذین انعم علیہم ہے اور جو الفاظ استغاثہ بدلت و
 مصائب سے بچنے اور عزت ریزی ہونے وغیرہ کے جو لکھتے ہیں سو وہ غیر
 المغضوب علیہم و الفضائلین ہے سورہ الفاتحہ الینا متبرک اور اسقدر پر عظمت
 ہے کہ تعریف عظمت اُس کی لایمان اور بے پایان ہے اس سورہ مقدس کو

جس میں دلائل کے اول و آخرین پڑھیں وہ دعا مقبول خدا ہے اور جو کچھ ایمان
 ثواب پکے مردگان اس سورہ کے ساتھ کریں تو مقرون اجابت حق تعالیٰ
 ہے اور ہرگز نہیں مشکل یا نپڑھیں تو شفا و آسانی ہے اس سورہ کا نام تحت
 الکتا ہے جو بین قرار دیا ہوا ہے اسی نسخہ میں سے کہ کہول دینے والا مطالب
 کتاب اللہ کا اس سورہ کے پڑھنے سے سالم قرآن مجید کے تلاوت کا ثواب
 پاتا ہے۔ یعنی تمامی مضامین مفصل قرآن کا اجمال اس سورہ مقدسہ میں
 آیا ہے بیساکہ دریا کو زہ میں بھر دیگی ہر چند اس قدر قی مضامین کی پوری
 نامیت نہ ہن ناقص الشان میں نہیں آتی جو من کل الوجوہ سمجھے اور تشریح
 کرتے مگر تھوڑی توضیح بقدر معلوم بطور نمونہ جیسے دریا سے محیط سے یک قطرہ
 میرا تعلیم انسان تحریر کرنے میں آتی ہے واضح ہو کہ تمامی مطالب تحمید
 مفصلہ قرآن مجید جو بطا ہر چار قسم کی حمد ہے یعنی بندہ خدا کی تعریف اور
 بندہ بندے کی تعریف اور خدا بندے کی تعریف اور خدا خود اپنی تعریف کرنا
 جو یہ چار طرح کی تعریف کے اقسام مشہور ہیں کل حمد وثنا اور شکر و سپاس
 کے مضامین سالم قرآن میں مراعات درج ہیں وہ سب حمد کا اجمال ایہ لفظ
 محل الحمد اللہ میں ہے اور جتنے بیان واقعات احسانات ربوبیت و نعمی
 و رزاقیت کے اقسام ماکولات و مشروبات کے جس سے زندگی و حیات
 کل مخلوق کی متعلق ہے وہ سب کا محل لفظ رب العالمین میں ہے اور جتنے

مفسدین مہربانیان حضرت ربمان کے حیات دنیا میں باعث پرورش و پرورش
 خلائق کے جو ابتدا سے ولادت و جنابت سے انتہا سے عمر و وفات تک ہر
 بشر کو جو ہر عقل و ہوش و توانائی و مال و اولاد و صحت و راحت و غیرہ و ثناء
 فوقتاً عطا کرنے کی نشارت جو سالم قرآن میں مرقوم ہے اور نجلہ مہربانیوں
 کا اجمال لفظ الرحمن میں ہے اور صبتاً ذکر رحمت و مغفرت و صفات و دیدار
 و محبت کا منہن کے حق میں ابتدا سے نفع فی القبور سے بعثت و نشر
 یوم الحشر میں حساب میزان، پل صراط و وار و گیر کے آفات سے بچاؤ و ترحم کا مژدہ
 سالم قرآن میں لکھا ہوا ہے وہ سب کا مجمل لفظ الرحیم میں ہے اور تمام احوال
 مصائب باز پرس قیامت کے اور غضب و قہر کے اور عذاب النار وغیرہ
 کے سالم قرآن میں مسطور ہے وہ سب مالک یوم الدین میں ہے اور کلمہ احکام
 اوامر و نواہی لازماً عبادات حق اللہ و غیر اللہ چار قسمی یعنی مالی و بدنی و
 قولی و فعلی مثل صوم و صلوات و حج و زکوٰۃ و نذر و نیاز حرام و حلال حق اللہ و
 غیر اللہ جس مراحت سے منہی شرک کی ہر صفحہ و ہر آیت میں جتنے اقسام
 عبادت کے مذکور ہیں وہ کل ایک لغت میں ہے اور جس تشریح سے
 ما لغت استقامت اور سنداد کسی غیر اللہ سے یہ جہنی سوا خدا سے تعلق کے
 جو تمامی قرآن میں مرقوم ہے وہ سب لفظ و آیات متعین میں ہے اور
 جس توسیع سے رہنمائی سبیل ہدایات کی اور تعلیم امور صدق و صواب

کی اور طریق صلاحیت و تقویٰ اور ترکیبِ اہل بارت جو نصیب انبیاء اور
 صدیق و شہداء و صالحین منعم علیہم لوگوں کی سالم قرآن میں تعریف آئی ہے
 وہ سب کا محمل آیت اھذا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم میں منحصر
 ہے اور حسنِ صنوبریت سے مضامینِ قہر و غضب اور رنج و تعب و کفر و شرک کے
 نسبت کفارت پرست و قبر و شدہ پرستوں کا اور ذکرِ بد افعالی و نافرمانی
 سے قہر و غضب میں منسوب کفار ان ہے وہ سب غیر المغضوب علیہم میں ہے
 اور جتنے احوال و امثال منافقین کے جو فریق کہ ظاہر اکلمہ گو مسلمان بندہ
 خدا است رسول کہلاتے اور اپنے کو نسلِ بزرگان شریف و نجیب میں
 سمجھتے ہیں مگر احکام اللہ نماز و روزہ و زکوٰۃ و فطرہ کے ادائیگی سے غافل
 اور غیر اللہ کی عظمت و کرامت پر قایل اور نذر و نیاز و سجدہ و طوافِ قبور
 و مرشد کا بغیریت بجالاتے ہیں اور شریعت کے کاموں سے شرم و انکار
 اور بے شرعی کاموں پر عنایت و اقرار رکھتے ہیں اس فرقہ ضالہ کا بیان اسطویل
 جملہ قرآن شریف میں آیا ہے سوا اسکا محمل و لا الضالین میں ہے حاصل
 قائم قلم قدرت کا بیان قضا کا نامی قرآن شریف کے سالم مضامین مفصل کو
 بطرز اجمال بطور لب لباب اس مختصر عبارت سورۃ الفاتحہ میں لکھا ہے
 اور سورۃ الفاتحہ کے مضمون مجمل کا مختصر مفید و آیت مختصر الاحتمار ایک
 نعبہ و ایک نسبتیں میں لایا ہے آیت اولیٰ مرین ہے منشاء عبادات الہی ہے

جو لازمہ عبادت عباد اللہ کا مستحق خالصاً للہ ہے اور آیت دوئم میں بت
استقامت و اتقاد میں اللہ سے جو بلا شریکت تائید غیر اللہ ہے پس اسی دویا
پر اختتام اسلام اور ایمان کا ہے کہ بندہ اللہ کو پروردگار اپنا جانکر عبادت اللہ کی
اپنے پر فرض لازمی کر لیا اور دنیا و دین کے راحت و مصیبت کے حاجات میں
تائید و امداد و خدا ہی سے جانتا تو یہی ۔ اسباب ہیں خاتمہ بخیر ہونے کے اور
پس اسی دوایت کا ترجمہ شیخ سعدی علیہ الرحمہ کہتے ہیں ۵

مذہبم غیر از توفیر مایدرس توئی عاصیان را خطا بخش و پس
شخص فرمادی کو مدد دنیا و دنیا و خطا بخشینے کے لئے عبادت و دعا قبول کرنا یہ دونو
کمال خدا ہی میں ہے اور پس اسی سورۃ الفاتحہ کی فضیلت میں خاصہ سزا دل
نے فرمید لطف و کرم خود سے خاص شان میں رسول اللہ صلعم کے بشارت
دیا و لقد اٰتیناکم سبباً من النشانی و القرآن العظیم سے اور البتہ سب سے
ہے جگہ سات آئین و نذر و طیفہ کے مستثنیٰ لحد آیات قرآن بزرگ سے
سبحان اللہ کاتب قدرت و قرضائے شروع قرآن مجید کا بسم اللہ کے
حرف با سے کیا اور ختم آخر لفظ والناس کے حرف سین پر ہوا پس اس حکمت
سے بشارت ہے بندوں کے دنیا اور دین کے مراد میں فضل و فضیلت
سے کلام الہی کے حاصل ہونے کی یعنی کلام اللہ پڑھ کر معنی و مطلب سمجھ کر
عمل کرنے سے دنیا کے مشکلات آسان اور حل ہوتے ہیں اور قیامت

میں مغفرت و نجات ہوتی ہے محضی نر ہے کہ مضمون التجا و استدعا یہ سورۃ الفاتحہ
 میں خدا سے تعالیٰ تین فریق کا نام محل فرماتا ہے پھلا نام النعمت علیہم کا نعم
 علیہ وہ لوگ پورے مغفرت ماب انبیا و صدیق و شہدا و صالحین ہیں
 دوسرا نام غیر المغضوب علیہم کا مغضوب علیہ وہ لوگ ہنود و مشرک و کافر جو
 منکر خدا و رسول ہیں جنہوں نے خدا کی عظمت و قدرت غیر اللہ میں سمجھتے ہیں
 اور خدا سے چنے کے کام مخلوق سے چہتے ہیں اور شریعت رسول اللہ کو ترک
 اور کفار و ن کا طریق اختیار کرتے ہیں تیسرا نام فرقہ فہالین کا وہ نصاریٰ و
 منافق ہیں جنہوں نے کفر و اسلام میں امتیاز نہیں کرتے ظاہر خدا و رسول
 پر اقرار ہے مگر دل میں ہستی کا سون پر غیبت و اہراس ہے یعنی دنیا کے
 طمع سے دین کو کھوتے ہیں اور خوف سے دنیا دار دن کے حق بات جا کر
 چھپاتے ہیں ان تینوں گروہ کی تفصیل سورۃ البقرہ یعنی سارہ الم کے شروع
 میں آئی ہے یعنی گروہ النعمت علیہم کی تفصیل صدی للمتشقین الذین یؤمنون
 بالغیب ہے و اولک ہم المغفلون تک گروہ انبیا و صدیقین اور شہدا
 اور صالحین منعم علیہ کی ہے اور غیر المغضوب علیہم کی تفصیل ان الذین کفرو
 سوا ذلک علیہم سے و ہم عذاب عظیم تک نرے کافرون کا ذکر ہے اور
 ولا الضالین کا خلاصہ بیان دین الناس میں فیقول انما باللہ سے آخر قرآن
 سورۃ الناس کے من الحبیب و الناس تک منافقین و مہینین میں ذالک

کا مذکورالم قرآن میں ہے تو تعریف مہنا فقین زمانہ حال کی یہ کہ ظاہر اسلمان
 شریف الخاندان کہلاتے اور شفاعت کا دم مارتے ہیں اور رسول اللہ کے
 نام پر انجلیان چوم کر آنکھوں کو لگاتے ہیں جبکہ شریعت کے کام پیش ہوتے
 تو شرما کر منہ چھپاتے اور غورتوں پر رکتے ہیں۔

مولف

جس طرح آنکھوں میں ہی نام نہی کی نیرت چال ہی اونکی محبت سے علی ہو مغفرت
 نام پر اقرار کار شرع ہے انکار ہو یہ نہیں راہ محبت بلکہ ہے مکاریت
 اور اتفاقی نماز دکھاو کی پڑھتے ہیں اور بندہ دنیا وغیر اللہ کی عقیدت اور غیبت
 وادب سے ادا کرتے ہیں خدا کی نسبت میں وحدہ لا شریک لہ کا زبان سے
 اقرار کرتے ہیں مگر دل سے خدا کی قدرتی کام بندوں میں سمجھتے اور نکارتے
 ہیں حاضر ہاں مگر غور کرنے کی جا ہے کہ پوروں کا عالم نے بندوں پر کیا کیا
 احسانات بندوں فرمایا ہے کہ جس حساب کا حصہ نہیں ہے یعنی اولتعالیٰ
 عین شفقت بندہ نوازی سے بندگان خود کی تعلیم کے لئے کتاب اللہ میں احکامات
 فلاحیت دو نوجہان کے اصلاح معاش و معاد کے لئے ارشاد فرمایا کہ اس
 کمال کو حاصل کر لیکر دنیا اور دین کے فوائد سے بہرہ یاب ہو جائیں غرضات
 قیمہ بہمتوں کی ہے کہ ایسی کتاب طب العلاج شرک و کفر کے مبالغہ سے کہ
 جس بیماری کا علاج خود خدا سے حکیم الحکما ہو ہے غافل ہیں افسوس کہ ہم

لا یعلم علم قرآن کو امتیاز مرض و محنت کفر و اسلام کا نہ ہونے سے فکر تعلیم کتاب التلجیح
 غافر الذنوب سے بے اغییب ہیں اور بے علمی ہی کا سبب ہے کہ شہر کی خیال
 مرفوع العادت آبائی سے سجدہ و طواف مرشد و قبر کا اور نذر و نیاز غیر اللہ کی
 عبادت اللہ کے فرض و سنت سے ہی زیادہ رغبت و اعتقاد سے ادا کرتے
 ہیں حالانکہ یہ افعال خلاف حکم شریعت ممنوعات و مجربات سے ہیں کہ مرقمہ
 اقدس جناب رسول اللہ صلی علیہ وسلم پر اور قبور صحابہ سے معظم پر اور ائمہ اکرم پر اور
 مزار شریف غوث الاعظم پر نہیں ہوتے فقط اسی ملک میں ہر کس و ناکس
 خود پسندی سے اور ایک دوسرے کی حدود میں سے ادنیٰ شخص کی قبر
 پر ہی بقول پرانے پرند مریدان می پرانند ہم سنگ صندوکد سے روز بروز
 زیادہ تکلف کر رہے ہیں مگر نہیں سمجھتے کہ دین محمدی میں فساد برپا ہو رہا ہے
 اور اسلامی طریقہ میں رخنہ اندازی ہے اس فساد کے بانی اول درجہ میں حضرات
 مشائخ گورپرست ہیں کیونکہ انکی سماش کے اسباب گورپرستی ہی پر منحصر
 رکھے گئے ہیں کہ نوکری تو کرتے ہیں ادرکار دباہ زندگی کے تو تکلف سے
 ہوتا منظور ہے پس گورپرستی ہی کو سبب مدعا شگردان نا ضرور ہوا گو
 حرمت گورپرستی کی ہو اگرے مگر کار دنیوی تو بخل آتا ہے ۔

عاقبت کی خبر خدا جاننے ۔ یہاں تو آرام سی گذرتی ہے
 اور مریدوں نے مرشد کی قبر کا تکلف اپنے پر فرض عن سببہ کر ز خرچ کرتے

ہین اگرچہ مرشدون کو لازم تھا کہ حرمت گور پرستی سے مریدون کو واقف
کروانا وہ تو غرض دنیا سے حق پوشی پر ہین بلکہ قبرون کو اونچی بختہ وار مست
بنا کر ٹھاٹھ و تکلف سے مزج خلائق بناتے ہین جسکی حرمت کی تعریف ہوانا
روم شنوی مین فرماتے ہین ۵

از برون چین گور کا قبر علی و زردون قبر خدا عزوجل
جس قدر زمانہ ثبوت کا دور ہو رہا ہے اس قدر زور اسلام کم ہو رہا ہے خاں
اس ملک کے مسلمانوں مین منجملہ رسوم اسلام کے ایک رسم بیت کا گیا ہے
جسکو پیری مریدی کہتے ہین اٹھین ہی سوطر ج کی خالی پرگنی ہے ہر شخص
تصور کر لیا ہے کہ مرید ہوتے ہی پر ذمہ دار بن جاتا ہونگے ہم تو پیالہ پی نذر
گزران قدمبوس ہو بے فکر ہو گئے اور مرشدون نے اپنے کو آل غنی بنو
قادی سے مشہور کر آواز دار دیتے ہین کہ بے پیر کا پیر شیطان ہے
مولف

صورت انسان مین شیطان بلکہ شیطان کتر از انسان ہے
بیچارے عوام بے علم ناقص العقل تو ہوتے ہین ضرورتاً کسی ایک نامزد
بشاخ حاضر الوقت کے اعمال کیسی ہی ہوں شہرت پر زاوگی پر مرید
ہوتے ہین اور اپنے اعمال کا بوجھ مرشد کے سر پر ڈال دیتے ہین
کہ پیر من نفس است اعتقاد من بس است اگر نماز و روزہ و زکوٰۃ

و فطرہ و قربانی و عقیقہ ترک ہو تو فکر نہیں مگر رسم مریدی ترک نہو جائے
 اور پیر صاحب نے ہی ارادت مرید کو موقع وقت پر غنیمت جان کر مرید کے
 ہاتھ میں ہاتھ ملا پایا کہ شربت کا پلا نقد بزرگوار ہاتھ کر تشریف فرماتے ہیں
 آئندہ مرید کامیاب ارادت ہو یا نہ ہو بقول شخصے مردہ بستی ہو یا دوزخی
 نان و جلوہ سے کام ہے ایسے خود مطلبی زائد کی صفت میں شیخ سعدی
 علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ۵

نہ زاہر اور نہ بایں دینا چو بستن زائد دیگر بست آر
 رسوم مریدی میں افضل افضل سجدہ کا مقرر کرتے ہیں کہ پیر پالہ پلاتے ہی
 سر بسجود ہو جانا اور پیر صاحب نے حکمت عملی سے اجی ہاں ہاں کہتے
 ہوئے ہاتھ سر پر رکھ دیتے ہیں اس ترکیب رعبت و مناہی سے
 ظاہر اظہار و کرہا کچھ اقبال اور کچھ انکار پایا گیا اور باطن میں حسب منشاء
 کام نکل آیا ایسی خود غرضی مرشدوں کی نسبت میں حضرت مولانا
 روم ثنوی میں فرماتے ہیں ۵

انے بسا البیس آدم روئی بہت پس بہر بہت نہاید او دوست
 فارسی یہ لفظ پیر کے معنی پوچھ کی اور مرشد ارشاد کرنے والا نیک بات کا
 اور مرید کہتے ہیں کسی کام کے بارادہ کرنے والے شخص کو اور مرشد
 کے درجہ سے کئی درجہ بلان باب کا درجہ زیادہ تر ہے کہ رسول اللہ

دہا م فرماتے ہیں اچھتے تخت الا قوام اہم ہاتھ کم سے اچھتے تخت تہا ۔ مان
 باپ کے زبردست دم سے اور حنفیت رسول اللہ صلعم کو خدا سے تعالیٰ
 حکم کیا ۔ تلک رہا ۔ اہم ہاتھ کم رہا ۔ یا صغیر اور کہو اسے خدا یا رب اسے
 اور وہ مان باپ پر عیسا پالین ۔ نور سے کہو بچن میں پس ایسے
 درجہ واسطے مان باپ کی تعظیم میں خدا سے تعالیٰ فرماتا ہے وہ فیض
 لہا ہنار الذل میں الرحمتہ اور جہکا دے واسطے مان باپ کے بازو کا نڈھون
 کی رحمت سے یہاں غیر کی جا ہے کہ مان باپ کی تعظیم میں اولاد کو خدا
 حکم فرمایا کہ بخزدانکساری سے باز رہو وادب کی ہر چند یہ مقام
 ربط کلام سے سر جہکا دے کہنے کا تھا مگر او تعالیٰ علم قدرت سے معلوم
 کر لیا کہ اگر سر کا نام لیا جاوے تو خود پرستون کو قبول اونگتے کو
 ٹھیل نیکا بہانہ ہو کہ وہ استاویز قوی دلیل عجبہ کی گردان کر صاف
 عجبہ ہی کروالین گئے اور عجبہ تو خاص میرے ذاتی تعظیم کا مغل
 ہے اور غیر کو حرام مطلق ہے اب دیکھئے ایسے درجہ والے والدین کہ
 اور رسول خب اصلم کو عجبہ کرنا حرام ہوا ہے تو مرشد چند باتیں ارشاد
 کرنے والے کو کب درست ہوگا لغو ذبالہ منہا بعض خود پرستون
 نے حیلہ سازی سے دلیل عجبہ کی ٹھہرائے ہیں کہ مٹھی باندھ کر زمین
 اور پیشانی کے درمیان میں رکھ کر عجبہ کہیں تو حرام نہیں کہتا

یہ مناروں کی بجاسازی احکام اللہ میں ہے ورنہ سرزمین سے نکلے
یوں تڑپا رہا ہے اور ادھار کعبہ ہے اور جو مسجد شرعی بنائی
گئی ہے مسجد میں تاکہ اور پیشانی زمین کو لگنا چاہیے سو وہ ترتیب
ارکان سے ہے ورنہ مسجد فاسد ہے جو سرزمین سے نکلے ایک ہو
خیال تعلیم سے ہے۔

اگر چاہیے کہ کچھ جادو تو خیر کرنا ہو تو پہر سو قوت کرنا یہ شرک پر زاد
مسجد اور طواف کی حرمت بر طبق الحق لعلو دلائلی اکثر لوگوں کو معلوم
ہے چنانچہ بہت سجادگان درگاہات کے اپنے بزرگوں کے قبروں
کو سال تمام مسجد نہیں کرتے مگر ایام عرس سالانہ میں مریدوں نے جنت
ہونے میں اور سال بھر کی تمنائی ملاقات دل میں بوش کھاتی ہے
اور مرشد کو بھی تقاضا ہے افتخار حشر شدی و انگیر حال رہتا ہے مرشد
کے قدسوں پر مرید گریہ کرتے ہی اہی ہاں ہاں کہتے ہوئے سر پر ہاتھ
رکھتے ہیں اس طرز طوعاً و کرہاً سے برآمد مقصود طریق میں پہنچتا
اور چراغان کے شب میں سجادہ صاحب نے بہ تکلف لباس و جماعت
مریدان گہرے قبر مرشد پر جلوس آراہوتے ہیں اور مرشد کو
مریدوں نے مقدمۃ الخیش گردان کر قبر کو مرشد اول مسجد
کرنے کے منتظر رہتے ہیں تو مرشد کو لامی لامر و بت سے مریدوں

سجدہ کرتا ہی ضرور ہوتا ہے ایسے مریدوں کے بارہ میں مولانا فرما
 قاریس سرور فرما لیتے ہیں ۵

این خوشامد ترویج بابین البہان
 احتمائستہ احتمائستہ احتمان
 پیش و پس گردن چندین ناخلف
 چون خرابہ پئے آب و الف
 بزرگان دین جتنے گزرے اعمال صالح کر کر تقویٰ و توسل اختیار
 کرنے سے ہی مقبولان حق اور اولیاء اللہ کھلاے ہیں زندگیاں میں اس
 مراسم مشرکی سے اُن کو انکار تھا اب اُن کی قبروں پر مشرکوں نے
 کیا کیا کر لے نے ہیں اُس سے وہ بے خبر ہیں واللہ اگر مردگان
 قبروں کو معلوم ہوتا کہ فلان شخص بے ادب بنے خدا کی ذات احدو
 صمد کے لائق نہ اے ارکان ہمارے قبروں سے کر رہا ہے تو اُس کے
 حق میں بددعا کرتے کہ بندایا اس کا خرابہ کر دے مگر بے خبر
 ہیں کہ خدا فرماتا ہے وہم عن دعائہم غفلون مردے زندوں کے
 پکارنے سے غافل ہیں اکثر مسلمانوں کے شرعی کاموں میں رسوم
 شرک و بدعت کے بد اخلاقت اور محبت سے ہنود کے مروج
 ہو گئے ہیں کیوں کہ کافر شریک کار و بار اسلام کا ہوا تو جو فعل
 کہ اپنے بتوں سے کرتا ہے وہی فعل بزرگان اسلام سے ہی ضرور
 ہی کرے گا۔ مولانا

کہو کیوں کرتو تو قیر شریعت کریں حب دین میں بہترین شریعت
 اگر ضدین ہیں جب کفر و اسلام بہم کیوں جمع ہوں کیجاستہ و زکا
 بیچارے مریدان پیراوت واسطے حصول عبادت کے پیسے
 رجوع ہوتے ہیں کہ مرشد کی رہنمائی سے مقاصد دینی حاصل
 کریں اور پیران ام الدنیا گت رہ نہا جو فروش کا خیال کہ کثرت
 مریدوں سے متاع دنیا پیدا کریں اور رسوخ بخشی ثمر ہائیں پس لباس
 خرقہ و عبا کو نمائش زہد و تقویٰ کرتے ہیں اور قدسوسی مریدوں کو
 فخر شینت سمجھتے ہیں اور شہرت پر زادگی کو باعث کثرت
 آمدنی نذر و ہدیہ عوام الناس کا اور فتوح مال و مستاع کو زیادتی
 بیت الاساس کی اجاستہ ہیں اور بے مرگ قبر
 پر اونچے گنبد اور عود و گل اور غلاف و مچھل اور چراغ
 و مشعل اور عرس و صندل سے ٹھاٹھ و تھل ہونے کی آس
 رکھتے ہیں

اسے درونت برہنہ از تقویٰ کز ہرون جاسب ریاداری
 حاصل کلام مرشدی کا بار مریدوں پر ڈال کر خادمی کی جال میں
 سب بند کر کہتے ہیں اور حسن قدر مرید مال دار ملے شکار غنیمت
 جانتے ہیں خواہ وہ مرید مسلمان ہو یا ہندو مذہب کے کام نہیں

نقد نامہ مرید کا نام اور دنیا کا کام نکل آیا تو بس ہے بہر کیف دستگیری کا دامن گلے میں خادم کے گلی بر ہے اور زر تحصیل نذر و نیاز خادم رعایا کی تعلقتہ ارادت کا دوبرہ جعبہ داری ہر سال میں وصول ہو کر بدو معاش میں سال ہو دسے ازاں کجا کہ پر صاحب حسب معمول شہاد سالانہ سفر وہ بدہ کا کرتے ہیں اور بیچارہ مریدوں نے پر صاحب کا تشریف لانا گزشتہ مسند سمجھ کر اپنا قرض و دام کی مصیبت سے ضیافت کا بار سر پر لیکر مرغ و بکر اگہی شکردانہ چارہ کے شمارہ میں آتے ہیں اور روزہ رخصت حتی المقدور نقد نذر گزراں کر قدم لبوس ہوتے ہیں اور پر صاحب ہاتھ سر پر رکھ کر دعا سے دعا ملت کہہ کر تشریف فرما ہوتے ہیں مگر مرید کے اعمال سے خبر نہیں ہوتے کہ جس نیت سے مرید ہوا ہے اس ارادت پر عامل اور نماز و روزہ پر کامل ہے یا نہیں فقط نام فہرست میں مریدوں کے شریک ہوا تو بس ہے بسے خود غرض زاہدون کے نسبت میں فرماتے ہیں ۵

نقد صوفی تہمہ صافی مغیش باشد۔ اسے بساخر قہ شبائستہ آتش باشد۔ ارادت بندی کا لازمہ ہے کہ علم دینی اور خبائش الہی حاصل کرنے کی نیت سے مرید نے مرشد کی تلاش کرنا ہے مگر یہ نادری طریق ہے کہ مرشد ہی سینیا اور اصول دنیا مرید کی تلاش میں وہ بدہ چکر

بارگاہِ اہل بیت اور ہر قریب و قصبہ میں دو چار مریدوں کو بنا کر کثرتِ امانت
 کرد اور یہی میں سراسر فروشی اور ملیا ہے خواب و خوار کا مقام لگا سکتے
 ہیں پس برآمد کی فیض بخشی مرید کو مرثیہ اتنی ہی ہوتی ہے کہ یا ہر شاہ در شاہ
 شجرہ اسمانے ابا و اجداد خود کا لکھ دیتے ہیں یہ اوی شجرہ کی شاخ ہے جو
 الشیخ جعفر فروش کے خطاب سے مشرف ہیں وہ فہرست سلسلہ جدی
 سند مرشدی کہلاتی ہے مرید نے اوس کا خد فہرست کو بہتر کر دیا اور نام
 اوس کی قرآن شریف سے بھی زیادہ کرتا ہے اور غلافِ مطر میں لکھ کر یہ خیال
 زیارت اوسکی بہ عقیدت تمام بہ تکلفِ عبود و گل بخت و تحل کرتا ہے اور بعض
 جاہل بعد مرگ قبر میں رکھوا دیتے ہیں اس خیال سے کہ سوال منکر نکیر اور عذاب
 قبر کی آسانی ہو مگر نہیں سمجھتے کہ جن مردگان کے نام اوس فہرست شجرہ میں شریک
 ہیں اُنکے قبروں میں ہی تو منکر نکیر ہی آئے اور اعمال کی بخشش کا سوال
 کئے اور جب جواب اُنکے مقام جزا و سزا کے تلاشے میں کیا خدا کے
 حکم سے آئے ہوئے فرشتگان کسی بزرگ آدمی کے نام سے ڈرتے ہیں
 نہیں کہیں وہی ڈرانے اور باز پرس کرنے کو آتے ہیں اگر ایسے کاغذوں
 سے اور ناموں سے ڈرتے ہوئے تو قرآن مجید کہ حسین خیمہ برانِ حبیبی القدر کے
 نام اور مغفرت کے احکام اور اعجازِ رسول علیہ السلام کے بغفلت تمام کہتے ہوئے
 ہیں اُسکو پادشاہان اور امراء وغیرہ قبروں میں رکھوا لیتے ہوئے مگر نہیں

کہ رکھو انا کبیر دگناہ سب، اور بچے اور بی۔ سے بزرگوں۔ کے نام کو مٹی میں ڈالنا
 ہے۔ صدر افسوس کہ زرتشت پوشان بکرم خلیفہ الہدیٰ اپنے جہاں کے نام مٹی
 میں ڈال دیا ہے، چوں کہ ہرے کہ بناب رسول مقبول صلعم کے دست مبارک
 پر صدر اشخاص جمعیت۔ سے مشرف ہوئے ہیں دریافت کر لین کہ کنسی ایک
 درختہ ہے حاصل بلام بشت۔ بن کا فرض منقسم یہ ہے، کہ حسب اوقات
 تیرا انالیش مرید کے علم دینی کی تعلیم دین اور نماز و روزہ وغیرہ احکام اللہ پر
 مستقیم رکھو انین اور شربک بدعت کی بڑائی معلوم کر انین اور ذکر اللہ
 کے بات مراقبات میں مشاہدہ کرو انین تا فیضان محبت اور حضوری
 حضرت سے بدخصائل نفسانی غرور غصہ بغض و ریاض و کینہ جہل و طمع
 کذب، رغبت نفس ہمارہ سے مرید کے دور ہو جائیں اور صفات متبرکہ
 اصول انسانی اکل حلال و صدق مقال خبر و شکر رضا و ذکر خدمت و طاعت
 تقویٰ و طہارت اختیار و قناعت توحید و توکل تسلیم و تحمل اخلاص و عمل
 احسان و مروت علم و حیا و دانت و امانت طبعیت میں مرید کیسے لائین تا
 قلب مرید کا سلوک ذکر الہی سے مسلوک اور انوار تجلیات و تفضلات
 ذوالجلال سے منور ہو جائے یہ تو خیر خیر ہے بلکہ پر صاحب کو بڑا انیشہ
 اس بات کا ہمیشہ جاگیر منیر رہتا ہے کہ مبادا کنسی مرید نے علم عقائد اور
 امر و نہی اور امور شرعی سے خبردار ہو گا تو حلال و حرام کی تمیز ہو کر فعل سجدہ

افراط قبر اور نیاز و نذریہ باز رہے گا جب تو زبردہ غلامی سے نکل جا کر
 پروردہ کی کہلا و گیا اور افتخار مشیت اور آمدنی سالانہ میں ملی اور برابر حاجات
 میں تفرقہ واقع ہوگا مولف

فرق پیری و خادمی میں آئے مرتبہ مرشدی کا کم ہو جائے
 غور کرو ابتدا سے ارادت مرید کو کہ مرشد سے دین و اسلام کی ہدایت
 پائے اور مجاہدہ سلوک پرانے کی اور خیال کردہ مشیت مرشد کو کہ کثیر عالم
 سے امر اور زرا کو ملد خادمی میں لا کر جاگیر اور منصب ثروت و دنیا پیدا
 کرنے کی بیان قول شیخ سعدی صلی اللہ علیہ وسلم ایاق ہے

اسے ہر ماہ نہادہ برکھ دست عیب ہار اگر منت زیر بغل
 تاج خواہی خریدن اسے منور روز در مانا گی بسیم و غل
 لازم ہے حضرات خرقہ پوش کو کہ مرید بے شرع کو شہادت کی تعلیم
 سے متشرع بنانا کہ متشرع ہی کو بے شرع بنا دینا مولف

پہچے پانی تہا دس کو چہا نئے کر ارادت پر کو پہچا نئے
 اکثر مشائخین ریاکار نام کے صوفی فقیر بے ریا اور کام کے جاگیر دار
 و ذی منصب و مخرباہن اور افتخار مشیت میں شرف کنیت آل نبی اولاد
 علی بنیرہ قادری سے مشہور ہو کر بجا ہے توکل و صبر و قناعت و فقر و فنا
 کے صاحب ثروت باور ولی نعمت کہلاتے ہیں اور بجا ہے خرقہ و عبا

قبائے دنیا و اطلس کچھ آپ لباس امیری سے فرین آ ستر جنبہ
مین پر خواب مین اور غریب جلا بے ناقص العقل کو نصیحت کر فقیر بن کر اپنے
منصبی فقر و فاقہ قناعت و توکل کا بار ان بے علموں پر ڈال کر بلائے
خمسہ کی مصیبت مین گرفتار لا کر چار ابرو کی صفائی مین اندامی صوت
پر سنت رسول کی ڈاڑھی مونڈ کر محمد ناما شکل نشی گوشتا مین مین کر
ہر کس و ناکس کے در بدر عز و لجا بے دنیا چاری ہے، پھر اکبر مین جزیل
کے سامنے ہاتھ سپا کر بھیک مانگنے لگاتے ہیں از انجا مراتب تقویٰ
اعلا درجہ کے ہیں یعنی تارک الدنیا ہونا اور حرص بطمع سے باز رہنا
اور شاہ و امرا سے لاپرواہ ہونا اور قناعت و توکل اور صبر و ہمت اور فقر
و فاقہ اختیار کرنا طریقہ صوفیا کا ہے ۔

تیک دنیا چیت آدم و فقیر : لاطیع بودن ز سلطہ مان و امیر
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں الفقر فخری فقیر او سلوک مین گے
کہ جس کے پاس ایک روز کا خوراک نہ ہے و کمور و نہجہ رکھے رات
کے کھانے کی فکر نہ کرے حضرات خرقہ پوش زمانہ حال کا نام فقیر و تمول
امیر کا برعکس توکل کے معاش جاگیر کو اور تکلف و تمول کو اپنے صرف
خاص مین رکھے ہیں اور فیض فقر و فاقہ نہا اور افلاس و محضہ کا بیچارے
میریدون کو بخشے ہیں اور مصیبت گدائی مین گرفتار لا کر طوید کی

جائے ہندو سر پر اسے ملین ان خرقہ پوش باطمین کی نسبت میں شیخ
سعدی علیہ الرحمۃ کہ ابولہٰی بن ہریرہ کہتے ہیں انہی کے ایک
نقل ہے کہ ایک بزرگ صالحہ رحمۃ اللہ علیہ روایین شاہدہ کے کہ شیخ
خرقہ پوش و وزخ میں اور بادشاہ خمر نوش بہشت میں پوچھے کہ
سبب اس عکس کی کیا ہے۔ کہتے کہ قیصریت سے تقریباً وہاں
کے و وزخ میں اور بادشاہ نیت سے خدمت فقیر اسکے بہشت میں ہے

سے

اسے ورنہ بہشت از تقویٰ کز برون جامہ ریاداری
لفظ فقیر کا چار حرف سے مرکب ہے ذن سے فاقد رہنا (ق) سے
تعاون کرنا یعنی جو کچھ ملا اس پر صبر کرنا (ی) سے یاد الہی میں
رہنا (ر) سے ریاضت یعنی محنت سے حلال کمائی کہنا یا چار
صفات جس شخص میں ہے وہ فقیر ہے

ترک دنیا نہ شہوت است ہوس پارسی نہ ترک جامہ و بس
فقرا کی تعریف میں خدا سے تمنا فرماتا ہے للفقراء الذین جہدوا
فی سبیل اللہ لا یستطیعون ضرباً فی الارض وہ فقر ہو گئے ہیں
اللہ کی راہ میں نہیں مانگتے پتھر تے ملک بین لایکون الناس
الحافا نہیں سوال کرتے آدمیوں سے نہ پٹ کر افسوس پیشا نہیں

سیادت مآب آل نبی کھلا کر اپنے ہی حد کی شریعت کے خلاف
 بلکہ ضد میں خود رائی سے اپنی شریعت الگ ہی نکال لئے ہیں اور انہیں
 گمراہی صریح کو طریق فقیری قرار دے کر لئے ہیں ریش و ہیروبت منوٹنا
 طریق ہنود و گونڈائیوں کا ہے وہی دستور کو مشائخوں نے آپ اختیار
 کر لئے ہیں مگر بلا احوال پر نازل ہوتی ہے نہ بال پر احکام نماز میں بستر
 کا ڈھانپنا فرض ہے اور غیر شخص کو بتانا حرام ہے یہ آل نبی شریعت
 نبی کے خلاف میں شخص رسول خدا کو لنگوٹ لگا کر بے ستر فقیر محمد نام
 کہتے ہیں انار کی جہڑی کو کپڑے کی چیری باندھ کر اس کو لٹا دے
 پیرکامات میں دیتے ہیں وہ گداے بے نماز نماز کے وقت بجائے
 اذان کے چراغ و مسجد و محراب و ممبر کی آواز بچار کر وہ چہڑی
 بستر پر رکھ کر بجائے اللہ اکبر کہنے یا سبوح کہ کر سجدہ مرشد کا
 کرتے ہیں اور اسلام کے طریقہ پر نہ رکھا گیا نام بدل کر گلزار و معصوم
 دستان و لنگ و غیرہ شاہ شاہ سے رکھ دیتے ہیں اور سلام علیک
 کرنا سنت اور جواب دینا فرض ہے اور سلامتی خدا کے طرف سے
 ہے اور سلمان آپس میں ایک دوسرے پر دعا دینا ہے اور خدا تعالیٰ
 رسول پر کہا اور رسول صلعم خدا پر سلام کہئے ایسے فرض و سنت کو
 ترک کر دیکر عشق اللہ و دانا اللہ بجائے سلام کے اور سدا عاشق

بجائے علیکم السلام کے نیا دین علیحدہ نکال لئے ہیں گھانجا پینا حرام
ہے اور اس کو حلال کر لیکر عاشقوں کی بوٹی مقرر کر لئے ہیں بیسک مانگنا
معدود آدمی کا کام ہے نہ جو ان قوی جسم طاقت دار کو فقیر بنا کر
نوکر سی اور مزدوری سے یا زریکھ کر بیسک مانگنا طریقہ فقر مقرر کر لئے
ہیں حالانکہ بھسک مانگنا عین بچائی ہے ۵

دست دراز پے یک جسم سیم بہ کہ بیرند بدانگہ و ونیم
حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا قول ہے کہ مانگنا برا کام ہے
اگرچہ ماور مہربان سے بھی ہو حاصل کلام فقیری دنیا سے بے پروا ہونا
ہے و لاکن یہ فرقہ ضالہ زندہ مشربوں نے غیرت کو طاق میں رکھ کر
بے حیائی سے بیسک مانگ کر فقیری کے رتبہ کو ذلیل کر دئے ہیں
کہ ہر کس و نا کس کے در و کان پر بھڑک کر بلا لحاظ مسلمان و کافر کے
الفاظ مشرکی کہ فلان کا سایہ رہے اور فلان برکت دیوین اور فلان
آباد کھین تو غیرہ الفاظ سے پکار رہے اور ہر سفلہ و کمینہ کے سامنے
نات پارتے پھرتے ہیں ۵

تن بیچارگی و گر سنگی بنہ و دست پیش سفلہ مدار
اسن ملت اور خواری تھے بگتے پھر بھی کسی نے کچھ دیا اور کسی نے
چھڑک دیا اس فرقہ ضالہ کی مذمت حضرت مولانا رحم فرماتے ہیں ۵

پیش ہر دون بہر چور رسیدنی اسے سگ ملعون چہ عو عو سیکنی
 سچ ہے کہ بھیک مانگنا اتہائی در صوبہ کی بے غیرتی اور آخر در صوبہ کی
 بردعاسے کہ بولاز یادہ غصے کہتے ہیں کہ خدا تجھے بھیک مانگنا نصیب
 کرے ۵ ہر چہ از دوان بہت خواستی کی در تن افرو دی و در خان کاسی
 دیکھے قوم پارس اور انگریز اور مہاجنون میں اس بے حیائی سے بھیک
 مانگنے والے بہت کم ہیں کم بخت ان بیکہاریوں کی خرابی تو دیکھئے کہ
 پیسے و مٹری کی طرح سے پچھلی پہر رات سے تمام روز پکارتے پہر رات
 آئی تک پھرتی ہیں کہ آواز بیٹھ جاتی ہے نہ دن کو فرصت نہ رات کو راحت
 نہ نماز و روزہ کا خیال صرف پریشان حال چلاٹے پھرتے ہیں نہ عید و نکلی
 نماز ملتی و نہ دوستوں سے ملاقات کی فرصت رہتی ۵

پراگندہ روزی پر لگب و دل خداوند روزی بحق مشفق
 ان بیکہاریوں سے ہزار درجہ مزدور اور نوکر بہتر کہ وقت نوکری کا
 مقرر رہتا ہے صبح و شام اور رات کو فرصت ملتی ہے تعطیلات میں بہت
 اور ہر سال ایک مہینے کی فرصت ملتی ہے یہ عجیب شرب گدا کا کہ خبر الدنیا
 والا خیرہ عبادت و ریاضت کا پیشہ و نہ عاقبت کا اندیشہ نہ شریعت
 کی پاس و نہ ستر پوشی کا لباس ۵

کمن زگر دش گیتی شکایت ادرویش کہ تیرہ بختی اگر ہمہ مرین نسق مروی

افسوس یہ ساری خرابی ڈالی ہوئی حضرات ہی کی برکت سے نہیں بظاہر
ہے کہ دنیا میں مرید گرفتار مصیبت اور آخرت میں پریشانی سبب ہوا
کی آفت خدایا ان پیران پریشان ساز فقیران کو ہدایت شریعت دلا دیا
تعارف و اعجاز کشف قبور

خرقہ پوشان حریف چشم کو باطن زمانہ مایوس نہ دیا
کرنے کی تدبیر گویا پرستی میں قرار دیکر کسی ایک خود غامی قبر کو
برونی سے پختہ و بلند اور نقش و نگار و غلاف و گل سے غلاف لپکا کر
بقول پیران ہی پرند مریدان می پران بنند در گاہ شریف شریف
اور پرستش گاہ عوام سے مقہور کر دیتے ہیں عوام الناس میں رن
شرک تو بھرا ہے بیٹریا چال سے ایک دوسرے کو دیکھ کر جبہ و
طواف سے جھکتے اور نذر و نیاز کو دھوم سے پیش کر دیتے ہیں اور
مردہ کو زندہ در گویا سمجھ کر بجائے فاتحہ درود کے آداب و تسلیم
بجالاتے ہیں اور عورتوں نے تو کوئی حربہ کفر کا باقی نہیں رکھتے
حدیث شریف ہے لعنت اللہ علی زیارات القبور اللہ کی
لعنت ہے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر حدیث کلام
تامی مضامین قرآن و حدیث سے صاف و صریح ممانعت قبر پرستی
کی بہ ثقیل مزید آئی ہے حقیقت یہی ہے کہ پروردگار حاضر و ناظر و

تار مختار و الک کے قدرتی کام در دکان میں سمجھنا کفر ہے۔
 بلکہ بفران خدا سے نہا لے۔ یہاں پر وہ دون آیان عینوں اور مرگان کو
 خبر نہیں کہ ہم کب قبروں سے اٹھا سے عابدین گے اور بر طبق والہ خدا
 خیرہ و شہرہ بن اللہ تھا۔ لے تقدیر نیکی اور بدی کی اللہ ہی نہ کہ قبائشہ
 قدرت میں ہے کہی خیر اندہ بن ہین اور جہلہ بزرگان دین ہا مقولہ سنت
 الاول ہو اللہ والاخر ہو اللہ السامر ہو اللہ والباطن ہو اللہ قبل کل شیء ہو
 وبعد کل شیء ہو اللہ پس مقید نہ ہر گ۔ یہا خدا لے فرمان سے اور رسول اللہ
 صلعم کے ارشاد سے اودا اولیا و کرام کے اقرار سے کہ سب قدرت
 اللہ ہی میں ہے اور غیر میں سمجھنا کفر ہے اب یہ سجادگان مقابر اور مجاوران
 و گاہجات نے قبروں پر اونچی گنبد چونہ پتھر سے بلند اور قبر و استنا
 سنگ مرمر سے دل پسند اور قنادیل و شاہ سیانہ و غلاف کار چوبی
 شغل مغل کا کار بند بنا کر پردہ فریب کا بھلا کے آنکھوں پر ڈال کر نذر و دعا اور
 طواف و سجدہ کے بلا میں گرفتار کرتے ہین اور خود بہ قول دنیا
 عذاب آخرت میں کہتے ہین چنانچہ شیخ سعدی علیہ الرحمہ شکایت گنبد
 میں کتاب گلستان میں حکایت لکھے ہین کہ ایک بادشاہ زادہ فقیر زادہ
 سے دوستی رکھتا تھا ایک روز آپس میں دنگی کے شاہزادہ نے کہا کہ
 میرے باپ کو قبر پر کسی اونچی گنبد سنگ بہت اور کس طرح پتہ

و نخت ہے اور تیرے باپ کی قبر و مسجد مٹی سے نرم و نادرست ہے
 فقیر زادہ نے کہا کہ سچ تو ہے مگر روز یوم النشور و نفع فی الصور میں میرا
 باپ ایک ہی کروٹ میں آسان و مامون اوٹھ بکھڑا ہو رہے گا اور تیرا
 باپ آٹھ سو گنبد کے پتھر دن میں دب کر چلنا چور ہو جائے گا اور
 مقفصائے عقلمندی بھی نہیں ہے کہ ایسے فریسیہ دنیا سے دور روزہ میں
 بفران و بالجمیۃ الدنیا الامتاع العز و بہر حال دنیا کچھ فراغت سے
 گذر جائے گی مگر آخرت ابداً ابد اسن بیت ہی جنت و شکر پیش آئی ہے
 مرد آخر میں مبارک بندہ است۔ اب رہا قصود قبر پر فاتحہ و درود
 سے ایصال ثواب کرنا یہ حکم شرعی اور لازمہ احسان بشری ہے مگر
 اس احکام اخیری میں التزام شرک و بدعت فاجری شریک نہونا چاہئے
 کہ بدعتی لوازمات کے التزام سے ثواب فاتحہ و تہ و درود کا
 مفقود ہو جاتا ہے عوام ہمارے کو تمیز افعال امر و نہی کی نہیں ہے کہ جائز کون
 فعل ہے اور ناجائز کون فقط او کو اتنی ہی سمجھ ہے کہ یہ بڑے بزرگوار
 کی فرما رہے اس کی تعظیم کرنا چاہئے مگر افعال تعظیمی کی یہی تمیز نہیں کہتے
 کہ بفظ مراتب خدا سے احد و صد کی عبادت و تعظیم کے کیا بار کائنات میں
 اور اس کے بندوں کی تعظیمی مذاہج کو حسب مراتب اس کو رادب کرنا
 اور ان کی شان میں کیا الفاظ کہنا چاہئے۔ ہر حفظ مراتب نمکی زندیق

عظمت و شانِ خدایت کی علیحدہ ہے کہ وحدہ لا شریک لہ ہے نہ اور
رسالت کے مراتب و درجے ہیں کہ عیدہ و رسول ہیں اور صحابہ
کے مدارج اور ہیں کہ صدیقین ہیں اور شہداءیت کے مناصب اور
ہیں کہ وہم عند اللہ میرزا قون ہیں امامت کے مقام اور نہیں کہ دینی
کو بڑا زور دے ہیں اور ولایت کے مناقب اور ہیں کہ لا خوف علیہم
ولا هم یخز لون ہیں اگر ان مدارج میں افراط و تفریط ہو تو بے ادبی ہے
۵۔ بے ادب را یہ مساوات بقا منزل نیست بجز پانچ اسی حفظ مراتب
میں فرق نہ کرنے کی تاکید میں رسول اللہ صلی علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تتخذوا قبری
عیداً ولا موتکم قبوراً یعنی میری قبر پر کچھ تکلف مت کرو اور تماری گور
میں نہ دو و نیاز کر کر قبرستان مت بنا لو اور کتاب مالا بد منہ کنے باب القبر
کا مسد ہے کہ انبیاء و اولیاء کے مزار کو طواف و سجدہ کرنا اور زبرد کرنا
اور دعا چاہنا حرام و کفر ہے اور کبر سننے والوں پر رسول اللہ صلی علیہ وسلم لعنت
کئے ہیں اور اپنی امت کو یہ افعال قبروں سے نہ کرنے میں بہت تقید
فرماتے ہیں کہ ایسے افعال سے میری قبر کو مت مت کرو۔ ظاہر شخص
جاہل مریدہ کی قبر پر انسی چار فعل سے کوئی یک فعل کرتا ہے کوئی سجدہ
و طواف کرتا ہے یا کوئی کچھ نذر رکھ دیتا ہے یا دعا مانگتا ہے کہ فنان
حاجت ہر لاؤ یا خدا سے عرض کرو یہ سب افعال قبروں سے حرام ہے

کہ کوئی مردہ ذات خود سے تو حاجت براری کیا کرے گا مگر خدا ہے
 دعا ہی نہیں کر سکتا کہ خدا خود ہی حاجت برار دے اور دعا کرنا ہون
 سے زیادہ احوال بندوں کے خدا ہی جانتا ہے اور دینی امور میں دعا کرنا
 یہ خاصہ پیغمبروں کا سب سے بھی روزِ شریف میں ہے اور سرِ شفاعت جو حضرت
 خاتم المرسلین کریں گے مٹوئی یا جائزت خدا ایما دار بندوں کی کریں گے
 اور قبروں کے مردے تو زندوں کی دعا تھی نہیں کہ خدا سے دعا ہے
 پیغمبر خود کو فرماتا ہے وما انت بمعین فی القیور اور نہیں تو اسے
 سنا سکتا قبروں کے مردوں کو وہم عن دعا یم غافلان اور وہ مردے
 پکارنے سے ان زندوں کے غافل ہیں اموات غیر احیاء ہا ایہ مرد
 آیان یبعثون مردے قبر میں زندہ نہیں ہیں انکو خبر نہیں کہ ہم خود
 ہم قبروں سے کب اٹھائے جاویں گے ایسی کئی آیات و حدیثات
 مردگان کو ناعت نہولے اور بذر نہ تسانے اور دعا نہ چاہنے سے
 بارہ میں ہیں مگر بنظر طوالت عبارت مشتے نمونہ پر اکتفا کیا ہوں
 اسے طرح آمدنی نذر و نیاز قبروں کی مجاوروں کو لینا سراسر
 اس بارہ میں متعدد حدیثات وارد ہیں از انجملہ کتاب در الجنۃ
 ما سئل عن دلیل قومی لبنت ہے۔ ان النذر الذی یقع الاموات
 من اکثر العوام الی مزایح الاولیاء الکرام تقر بالیوم فہو بالاجماع

باطل و حرام لاجور لیا دم الشخ اخذہ - اکلہ و تصرف فیہ جو بین النہین
واقعی ہو اسکیا نذر کے عوام جہا بے پیش کرتے ہیں سزرگوان
کے قبروں کو بطریق پیش نظر وہ بالاتفاق تمامی علماء مستتر کے تحین
حرام ہے اُس درگاہ کے خادم کو اون اشیا، نذر کا لیتے نہیں
جائز ہے اور کھانا یا تصرف کرنا کسی وجہ سے یا کسی سبب سے
ہو درست نہیں ہے اور کتاب بحر الرائق میں اور کتاب دلیس الہیائین
میں ہی اسطرح کی عبارت حرام و ناجائز لکھا ہے کہ لاجور لیا دم الشخ
اخذہ و اکلہ نہیں جائز ہے خادم درگاہ کو نذر کا مال لینا یا کھانا
کیا جواب ہے سجاگان خرقہ پوش اور مشائخاں جعفر و ش کا جو قبروں
پر تکلف کر کر جاہلین کو دادم غریب میں گھیر کر شروتہ دیا نہیں
کر لیتے ہیں اور آنحضرت کا دہال سہرہ پر لیتے ہیں آریہ امرہ میا سے
چند روزہ میں کچھ مزہ تو اوٹھا ہے ہیں کراخترت علی مدست تو ابرا
ابا ہے خدا جانے وہاں کیا مصیبت بہرستے میں شیخ سجدی علیہ الرحمہ
ہو عادی تے ہیں

مبادا دل آن فرمایہ شاد کہ از بہر دنیا و دہدین نباد
امیدار با شہیدت ماب کے ضابطہ تہ ہے کہ میری صاف
کوئی سربراہ جانین اور مجھے اپنا غیر خواہ جانین المؤمن مراکتہ المؤمنین

اے ایمان آلود ہے مسلمانوں کے عیوب بنائے نہ اہل اسلام
 کی تبار دی نہ تھے اہل اللہ بیان کیا ہوں مگر الحق مرحق بات تلخ ہے
 دوست انست کو سائب دوست یہ چھو آئیست رو برو نہ کوید
 نہ کہ چون شانہ ہزار زبان پس نہ زنت سو ہو گوید
 صابیو یہ مر اسٹم کی نہایت ہی بدین اور گناہان اوس کے بیچ
 ہین بن جاہلون کے دل میں سوحدون سے کد ہے یہ میری حق گوئی
 اُن کے جگر میں تیر حبس و اللہ لعن المفسد من المصلح اللہ تعالیٰ
 خوب جانتا ہے صلح کرنے والا کون ہے اور کون مفسد ہے معرفت
 یہ تعانیف سامشہ کے دین ہارے مکان میں منصف موصد در شہوار ہے
 جیتی کے چشم اُچی کا یہ ہے حل البصر قدر اس کی ہی سیکو جو اولی الالبصار
 زعفر و زرگر رہا جو ہر شہنا سو جوہری جو ہر تالیف تو حیدم سو قدر شری
 افسوس کہ مشہر کون نے احسانات پر دزد گار کے جو بندون پر
 سہ تاپا دینا و دین من مقدر میں سب فراموش کرتے ہین اور
 مخلوق محسوس خود کے خیالی احسانات کو دل میں یقین کر لیتے ہین
 وہ احسانات بھی بجز خدا نے قسمت میں نہ رکھنے کے زبردست
 شہر زد ہین ہوتے اور مردون سے تو کسی طرح کے احسانات
 ممکن ہی نہیں صرف جہلا کے خیالات باطلہ ہین اور سو شیطانی

کہ فلان برکت دیتے ہیں اور فلان کریم بخشی کرتے ہیں ظاہر ہے کہ بالائے
خدا سے تمہارے لئے زندہ مردے کو کچھ دے سکتا و نہ مردہ لے سکتا
صحیح تدبیر الصیال ثواب کی یہی ہے کہ خالص خدا نام پر بغیر التزام رسم سر
و بعت فوراً ہو یا نخت یا زلف یا استیاء و گناہ نماز نفل یا ختم قرآن و درود
کو خدا سے شے کے نذر کر دیکر کہیں کہ خدا یا اس نذر کا ثواب جو تم کو ملنے والا
ہے اس کو میں فلان کنی روح کو بخش دیا تو تیرے حبیب کے طفیل سے پہنچا
دے تو خدا اپنے فضل و کرم سے پہنچا دیتا ہے مخفی نذر ہے کہ جب خدا
کو واسطہ درمیان میں آیا اور قبولیت یہی خدای کے اختیار میں رہی تو
حسب الحکم خدا موافق شریعت رسول اللہ کے سب کار و بار ہونا پڑا
کیونکہ جب کلمہ منظور خدا انہو سرایہ ثواب کا نہیں ہوتا جب کہ کچھ ایہ
ہی موجود نہیں تو بخشتے کیا ہیں بلکہ بدعتی رسموں کے گناہ کا عذاب موجب
سنہ کی ذات پر عود کرتا ہے موبلف

بزرگواروں یہ رحم حق بس نہیں ضرورت ہے عود و گم کی
اگر خدا کے غضب میں ہوں تو غلاف و چادر مشال جل کنی
معلوم نہیں کہ یہ رسم عرس و سندل کا اس ملک و کن میں کس جاہل نے
نکالا ہے کہ بدعتیوں کے سرکار و بجز چوٹی سندل کا استعمال کنگے
کم نہیں ہوتا ورنہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں بزرگوں کے قبروں پر

نہیں ہوتا ہے

نزد و دور سر ہند پس از مردن ہم ہر سرگور و ریجا ست لجنہ دل محتاج
البتہ یہ رسم صندل کا ہنودوں کے فحبت کا اثر ہے کہ وہ قوم مردوں کے
پو جا کے وقت اپنے جسم کو اور بت کو لگاتے ہیں یہ مسلمانوں
نے ہی وہی رسم ہنودی اختیار کر لے ہیں ورنہ اسلام میں عطر و بوسہ
مذہب کا ناخست ہے اور مردوں کے قبر کو منع ہے صندل کا رواج
اسلامی نہیں بلکہ مشابہت ہنود کی ہے شاید کسی جاہل نے ابتدائین
عورتوں کی رائے سے کسی قبر کو لگا یا ہوگا رفتہ رفتہ ریاکار گور پرستوں
نے تکلف قبر بڑھنے کے لئے مثل ہنود باجا جانا لگیا ہوگا اب تو
مزید سے بران ذی منشون نے مطلوبہ سرکاری جمعیت دہاتی وغیرہ
سنت ملنے سے زیادہ تر دہوم دہام نوبت و تقارہ ہجوم خلاق سے
اور شور و شر آتش بازی سے لیجا کتے ہیں تا اونی قبر کا تکلف و
فخر بدرجہ اعلیٰ بڑھ جائے اس ٹھاٹھ و تجل تا جائزہ کچھ تمیز نہیں
ہوتی کہ یہ تکلف و جلوس شادی کا ہے یا برسی حضرات کے دادا دادی
کا ہے مولف

بہم ہے تو عزت تہنیت غم و شادی ہوئی ثواب قل و ناسخہ کی بربادی
یہ مشابہت ہنود کی ہے کہ اس قوم میں پابندی ضابطہ مذہب کی نہ ہو

سے من مانی قومی اموات کے نعشوں کے ساتھ دفن و خاک ہو جائے
 بجائے ہوئے پیہوون کی چادر اوڑھ کر لے جاتے ہیں یہ مسلمانان
 بے شریعت بدعتی ملت بھی صندل اور پیہوون کی چادر نو بہت وقار و
 تسبیح و تہنیتی بجاتے ہوئے ایسا سال ادا کیا اور اس کا ریشہ تہنیتی
 لے جاتے ہیں مولف

کچھ نہیں فرق ہر دو ایک ہوں طرز تقریر و رسم یہ کیسے ہوں
 بھی یکے غریب نموش غرق پوشان کا ہے کہ ہر شہر و قصبہ سے مشتائین اپنی
 حکومت کا ہون میں یک حجرہ آثار شریفہ سے نام زد کر کے ہیں شای
 خود کے طاقہ پر وہ ڈال کر صندل بہری ڈپ، یہ میں اپنی ڈائی کہاں
 رکھا ہوے مبارک سے مشہور کرتے ہیں عوام پہا کو کہاں تہنیتی
 کرنے کی کہ یہ بال کسکا ہے بلایا ادیب اس پر ناخدا و دیر سے کرت
 ہوتے ہیں کسی عاقل نے غور نہیں کرتا کہ رول اللہ صائم کے ریش
 و بردت مبارک ہی کے بال یقیناً ہیں تو تیرا سو برس کے بعد اس
 ملک میں کیسے آئے اور کس نے لایا اگر ہیں ہی تو بال و کپڑا اور
 جوتا و عصا و عیزہ اشیا پر تش کے قابل نہیں ہوتے اس پر فاخت
 پڑنا ممنوع ہے اور ریش و بردت کے موئی مبارک کس کثرت
 سے نکلے ہوں گے جو ملک خدا کے لکھو کھا بلا و وقصبات میں تقسیم

ہونگے چون سگے جو کہ حیات شریف میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 اسناد ابواب شرف میں بڑا اہتمام تھا کیا موسے مبارک وغیرہ کو پیش
 کرنے کو کہا جسے دیتے تھے صرف مگر فرقہ پوشان کا ہے کہ بالون پر نام
 رسول کا رکھ دینا اور کوئی ایک کپڑے پر نام دہنی خاتون جنت کا لکھ دینا
 اور انجیل کے ہاتھ سے کاغذ پر تصویر آدمی کی لکھو اگر صورت رسول اللہ
 سے نسبت دینا اور ہر سال ربیع الاول میں تکلف نمود کر کریم عالم
 مرد و زن کو رجوع کروا کر جاہلون سے سجدہ اور زوی نشون سے فاتحہ
 اور دست بوس کروانا یہ سب فریب و دغا واسطے تسخیر عوام کے
 مشائخین کا ہے ورنہ اقلش سے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں سے دیکھا
 جو تصویر اوتار لیا خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جاندارشی کی تصویر کو دیکھنا
 حرام فرمایا پھر اپنی تصویر کیسے اوتار والی اور حضرت خاتون جنت کو
 اس قدر لباس زاید کہاں تھا جو ان کی دامیان ہفت اقلیم کے
 مشائخین کو پیش کر کے دست برد ہو گئیں ہوں جو ہزار اہل مقبات
 و ہلاوین تقسیم کر لئے ہیں خدایا تو ان فرقہ پوشان گندم نما جو فروش
 کو ہایت توحید و تشرع کی نصیب کرتا کہ جامہ نکر کو اوتار کہیں یہ
 اسے درونت برہنہ از تقویٰ کنز پروردگار جامہ ریاداری
 ورنہ لاعوام الناس ایصال ثواب مردخان کے رسوم الشراعی میں

رسم بدعت ہو اور دنیاوی کا ایجاد کر لئے ہیں یہ رسم حادث
 حال میں رواج پایا ہے ہو بو داؤنی کی پیدائش کے ذکر کو
 کہتے ہیں زمانہ حال میں کسی شاعر عرب نے تعریف میں شرف
 تولید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اشعار قصائد منظم تو صنف
 حسن عادت خیر و برکات میں اور ثنائے پاک ذات میں اور
 وصف انوار و جمال میں اور صفت منور چہرہ و گال میں اور
 مدح مشکین و معطر بال میں اور تعریف سنگ وندان گمراہ
 میں حسب عقاید شریعت احتیاط سے الفاظ شرک و کفر کے
 اشعار قصائد اس لحاظ تہذیب سے لکھا ہے کہ کوئی لفظ افراط
 و تفريط کا حفظ مراتب سے نہ بڑھ جائے اور حد بشری سے
 فوقیت نہ کہتا ہو لکھا ہے اور زبان عرب میں الفاظ مشرکی
 کا استعمال بہت ہی کم ہے ان قصائد کو اعراب باادب
 و طہارت بطور تذکرہ حسن بے اجرت پڑھتے ہیں
 فی الحقیقت اگر ذکر صحیح و شرعی ہو تو خیر ہے مگر اعجاز
 اشدبارتالیف و توصیف بشر کا قادت قرآن شریف سے
 زیادہ نہ ہو اور التزم بمقام سیر و عتقاد طرز سلوک و نغمہ سے
 نہ پڑھا جائے کہ شریعت میں راگ حرام ہے اور پڑھنے والا

شخص صالح ہوسشمارب و نماز نہواور ایمان تو اس کی نسبت
 کلام الہی سے زیادہ قیمتی کہ یہ اشعار تصنیف انسان کریم
 منع الخطاء والنسیان کے ہیں اور آیات قرآن کلام الہی اور اعجاز
 رسول مبین کے ہیں اور اشعار شریفہ الملوذ اور اوتار
 از در و سہبتہ اور ایمان تو اس کے اشعار پر یہ حال و
 ہے ایسے متبرک تلاوت قرآن کو بیشک کہہ دیکر نہواور
 کے اشعار اور بغاوت گفتار پر جبکہ ہیں از انجا کہ وہ
 قصائد عربی در نیولا اس ملک میں پہنچ گئے ہیں وہ ہر
 تو شعراے دکن ہندی مسکن نے بصداقت اشعار ایشیہ ہم آواز
 بلا لحاظ الفاظ تو میر و شکر اور بغیر تمیز و حفظ مراتب الفاظ
 افراط و تفریط خود اسے سے جو مضمون کہ ان الفاظ میں
 آیا اور جو مطلب کہ ذہن ناقص میں سمایا بلا تمیز و تادیب مات مشرعی
 اور بغیر اجتہاد الفاظ ملحدی لکھ رہے اور یہی ہے حجاب
 یک شخص کا شعر ہے ۔

مجھ بظاہر تو از حق جدائی دیکھن بہ باطن قیامی
 اگر پیدا دینے میں ہوا ہوتا تو کب ہوتا
 میں اپنی آنکھ تربت پر ملا ہوتا تو کیا ہوتا

رسواں انور سے کویا بکھڑو کر دے
 میری جیسے اہل ایمان کو کھٹکنا بہن کو ملنا پھو
 ایک سے ہے ان سب کا جو اپنے راہ سے
 مریخ کو پناہ ملی جو نہ سستہ نہ تیز
 چہ چھوٹا ہو اور کتنا بڑا ہو کیا پتہ تو کیا پتہ
 یہاں کار شریعت کیا کیا ہے جو وہاں کیا
 عمر نہ تر نہ تھرتھرت پر ملا ہوتا تو کیا پتہ
 خوشامبر کہہ کر یا توں سے نصرت نہ تھی تو
 شریعت پر مغل نسبت کسیا ہوتا تو کیا پتہ
 فریض ایسی ہی اشعار تھی لکھ کر بشو لو دین داخل کئے ہیں
 جہاں اشعار کے شہادت ہو ہمیشہ بے شک ایف الشعر من امیر الاطلس
 عمدت منہ تہر کہہ ان شاہ ابوالخیر کے اشعار کو اور قصور
 کہہ کلام الہی اور اعجاز رسالت پیاری کے منزلت و وقار کو
 کہ یہ کما حقہ ان الذی بالغ امرہ اعظم العظماء قدرت الہی کا ہے
 اور وہ لغوی نہشت غری اللسان اقصی الافہام و فکر تباہی کا
 ہے سو اس سے
 انکہ نہ استغفر و غفر و اغما نہ
 پیر نہ میران و نوشتہ کتاب

شکر کز توحید ندانست کس شاعری لغوی و بلیست و بس
 فرق نموده بخسدا و رسول رتبه دو کرد یکے بوالفضل
 شعر کہ در قفس حرم آمده این همه ابیات عوام آمده
 نسبت شعرا کہ شکایت فرود آیت یتیم ز غنا و ن بود
 مخبر صادق و در تقدیق سحت شعر و امیر زالمیس گفت
 شعر بنو حدی کہ پسند خداست زان تلمیذت رحمان ندست
 شعر علی گفت حسین و حسن کعب و انس گفت اولی قرآن
 شعر کہ خان عرب گفته است سید کونین پذیرفته است
 زانکہ بنی شعر پذیرا نمود خرفی ز افراط و نہ تفريط بود
 شعر تبو سید خدا گویا هست ز اشعار فضولی بسا
 عوام ناقص الافہام باوصف ایسے قرآن عظیم الشان کے ثواب
 سبے حساب سے بے قدر ہیں اور تعظیم تلمیذات و تحم کلام اللہ
 کو جو افضل ترین مولود ہے بہول گئے ہیں اور اشعار زبان
 انسان کو تعظیم کو کم کریم کلام اللہ بڑھ کر تکلف و فرسش
 قنادیل سے ستور اور عوام و کمال سے معطر کرتے ہیں بسبب
 یہی کہ قرآن بغیر سادہ الحان کے بے تکلف جوق و جماعت کے
 با ادب و طہارت سے آہستہ پڑھا جاتا ہے اس سے

بہ نفسی نہیں اٹھتا اور یہ اشعار غوغا سے شور و کپار اور جماعت کی
 بلند لکارتے پڑتے جاتے ہیں ریاکاروں کو اس غوغا سے غرضی
 شہرت کی ہے کہ ہم بھی ایسے اخرج کئے اور جوان منبر اجماع کو
 ہزل حاصل ہوتا ہے اور طاعن ہر مذہب کو چاہے و شربت سے
 تواضع کیجاتی ہے اور بڑی غرض شیطان کو کہ ارواح مسلمان
 کی ثواب عظیم قرآن سے محروم رہے اور حزب اشعار سنہری
 پر رنت و گدشکات ہو دے اگر نظر انصاف اور اسلامی اعتراف
 سے دیکھیں تو ہو ثواب کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اور درود
 شریف اور سورہ الفاتحہ و اخلاص کے پڑھنے سے حاصل
 ہوتا ہے وہ کثرت اشعار میں نہیں ہے مگر یہ قدر ایماندار کو ہے
 ناقد روان کے نزدیک سب یکساں ہے القصہ ظاہر انام
 مولود خباب رسول اللہ کا مگر ضمن میں اُسکے تعریف بادشاہ
 کی اور قصہ دایہ حلیمہ کا اور حکایت مسلم کی اور بیان امیر حمزہ ^ج
 کا اور قصص اولیاءوں کے اور داستان محمد صنیف کا اور کہانی
 لال بی و صفربلی وغیرہ کی بشریکہ مولود کر دے ہیں پڑھنے
 واسے عقلمندوں کی نظر فقط تکلف اور غوغا پر ہے مگر غور
 نہیں کرتے کہ ایسے قصوں سے کیا ثواب حاصل ہوگا جو ایسا

روبرو ہونے اپنی شہرت پر ہونے کے لئے بلند آواز آنا یہ
 یہ گناہ ہے۔ تم میں اور اگر گناہ نہ شرع شریف میں مطلقاً حرام
 ہے، اور جیسے میں ذکر میں اور رسول میں تو بالکل ہی حرام ہے۔ صد
 افسوس کہ مسلمانوں میں کچھ سی پاس شرع شریف کی نہ ہی اگر صاحب
 و خاص ذکر اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو ایصال ثواب
 اور ہر دم ذکر کرنا منظور ہو تو کلام شریف ہی میں بہترین ذکر و یاد
 و سبغات اور حسن العادات جیسے ختم الامبیا اور حسن القضاہ
 پیشبران جلیل القدر علیہم السلام کا جیسا کہ بامروث ایدہ اللہ تعالیٰ
 نے بہترین وجوہ سے تصنیف و تخریف کیا ہے اور درود شریف
 و خدا سے تعالیٰ نے خاص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات
 شہدیں پر امت کو پڑھنا فرض کیا ہے جب اس مرتبہ کی
 افضلیت ایصال ثواب کی جیسی کہ ہوئی چاہئے تھی وہ ہے اور
 خدا اور رسول کو ہی پسند ہے تو ہر یہ امت حضرت صلعم کی کہوں
 فرمائی ختم قرآن کو ایصال ثواب نہ کر کر رسم بدعت طایفہ جماعت
 سے وہ قوم و دھنل میں تبدیل ہوئے ہیں اصل سبب اس کا یہی ہے
 کہ قدر و شہرت قرآن و درود کی بابت نہیں اور اشعار لغوی کو
 ہی بلا غور حقیقت اور بغیر تمیز فضیلت فقط نام ہو نوہ پر اور ایک

دوسرے کی دہوٹ پر ایصالِ ثواب سمجھ گئے ہیں: افر تصنیف
 لسانی اشعار اُردو و فارسی ہی میں ثواب سمجھے ہیں تو یہ قصاید
 نویس شاعرانِ کم علم و ناواقف قرآن و حدیث میں کیا توہین
 رسول کی جو حق قدرہ لکھیں گے وہ علماء و فاضل آیات و حدیث
 کے عاملِ علم میں کامل مولوی مولانا روم مثنوی نے مثنوی میں
 اور شیخ سعدی گلستان و بوستان و کربا میں اور قاضی شہداء اللہ
 صاحب نے کتاب مالا بدستہ میں اور ملائین کا شفی اخلاق
 محسنین وغیرہ میں اور جامی و نظامی صاحب کتاب یوسف زلیخا
 و سلبدن نامہ میں حمت اللہ علیہم جمعین جنگو شعراء و تلامذہ ان
 کہا جائے کلکِ راسخِ علمی سے سداک و رغبت رسول صلعم کو
 رشتہ نظم و نثر میں زیبِ التحزیر کے ہیں وہ اصل مولود
 تصانیفِ علماء و معتبر اور فضلاء سے علام الدہر کے پڑھ کر ایصالِ
 ثواب اور ولاح مردگان کریں تو ان گم نام شاعرانِ فنی قلوب ہم
 زینج کج فہمون کی تعنیف سے ہزار درجہ ایصالِ ثواب
 میں افضل ہے مولف

وہ عالم ہیں یہ جاہل نام حبکا
 کلامِ عالم و جاہل میں ہے فرق
 رواج اُسکا نہیں ہی رسم اسکا
 طلبہ کے آگے کیا رتبہ ہی مس کا

اصل سبب اس کا یہی ہے کہ جماعت باہمی رردادی کی بلور
 راگ و غنائیں لطف سماعت کا اور تجل اٹھتا ہے اور قرآن
 شریف یا لغت کتابی تصنیف کو سنا دگی سے پڑھنے میں حظ نفس
 نہیں اٹھتا اگر صاحب فون کی سمجھ میں یہی اشعار غنی عوام کے رسم
 مولود خوانی میں مستبرک نظر آئے ہیں تو حضرت مسزین خودی
 ذات اصالت اور ذائق فصاحت سے کہوں نہیں پڑھتے کہ
 طاہر و عابد و قابل کا پڑھنا جماعت، ناقابل و جاہل و بے تہذیب
 و نشہ باز و بے نماز بازاری و اوباش سے تو بہت ہی افسوس
 چونکہ بے مازی سبج کی نماز کا وقت مل جاتا ہے تو یہی پکارتے ہی
 رہتے ہیں ایسے بخش بے نماز یوں کا پڑھنا کیا ثواب ہوگا اطفال
 جہال شرخ و گستاخ تو ہوتے ہی ہیں تمام شب ہزل و مسخری
 اور حوایں نجفی میں اور کلون نہ لیکر پیشاب کے سے لوٹ ہو کر
 بے ادبی سے پڑھتے ہیں وہ بیچارے بھی کیا کریں گے کہ گزرا
 تمام رات کے کب تک حاجت سے رُسکے رہیں گے حق
 و نشہ وغیرہ طلبی اشیا کا شغل کرنا بھی ضرور ہے اور یہ سبب
 غرض طرفین کا ہے کہ پڑھنے والوں کو غیرت متقاضی کہ تمام شب
 کی اجرت لے چکے ہیں پڑھنے میں کوتاہی کیوں کریں اور

پڑھو اسے والوں کو غرض دانگیر کہ زر خرچ کئے ہیں ضایع
 کیون جاے جب تمام شب محنت اٹھانے تو صبح کو کوئی
 دفع کرے کو نقد اجرت اسے پھلانز چٹ کا کر لیتے ہیں اس
 خرچہ کا اجر ایصال ثواب میں شریک ہوتا ہے واہ پھر تو ثواب
 نور علی نور میں پڑا اکثر عوام غریباں کو بہی مواقع ایصال
 ثواب اموات قبیل خود کے پیش آتے ہیں اور جہاں عوام
 ہنرات خرچہ پوشش کے مرید ہوتے ہیں جو فعل کے مرشد
 سے سرزد ہوتا ہے وہ فعل مرید و کمو مجاہدے فرض کے
 ہوتا ہے از انجا کہ مریدوں کے ابا و اجداد کے فاتحہ سالانہ
 کا موقع اجاتا ہے تو اشباع مرشدی مولود خوانی اپنے گھر و زمین
 گرد مالے تے ہیں اور ان کے گھر ان تنگ تو ہوتے ہیں پس
 گھر دن میں جاتے تنگ ہو بنے سے دالان میں فرشتہ چھا کر
 نہ نائیک حجرہ میں پردہ سے زہ جاتا ہے یہ لوبو انان غرب
 کی آنکھ اوس پردہ پر لگی رہتی ہے طرز غنا کی الپ اور تھو
 سے بھاؤ بتاتے ہوتے اشعار مضمون و لغزیش متعالمک و
 اشادات کے مثل اشعار
 پردہ اوٹھا دو او کھلی دالے صورت بتا دو او کھلی دالے

تم سارے ہو ہمارے ہم تمہارے ریشہ جہان کو تمہارے قربان کرو ہر بار بار
ایکے ناشقی اشعار پڑھتے ہیں ازاں جا کہ النساء و جمالیات الشیطان
عورتان رسیان ہیں شیطان کی اور شیطان قابو جو ہے غلغلہ انداز
عصمت کا ہے

اگر نیک بود سر انجام زن زنان را مرن نام بود زن
بلکہ بعض مواقع میں فساد بھی برپا ہوا ہے سو فاسد ہے زائد
اس سے تشریح کرنے سے قلم اندازی بہتر ہے یک عبارت
تازہ اور بھی دیکھی گئی کہ علاقہ ضلع ہٹار کے قصبہ ریمون کی
مولودی جماعت ڈف بجاتے ہوئے مولود کی راگ گاتے
تھے البتہ چند روز میں ایک دوسرے کو دیکھ کر شوق پیدا
ہو جائے گا آخر رسم و رواج شہریت کا مظاہر ہے کہ دوم کلمہ شہادت
جو اول کلمہ محل کا مفصل ہے جس میں شہادت خدا کے وحدانیت کی اور
تفصیل عبدیت اور رسالت رسول اللہ کی ہے اور اسی کلمہ
کی گواہی سے مسلمان کا ایمان کامل ہوتا ہے اور غائبانہ خدا
کی اسی اقرار پر منحصر ہے اور نماز کے جملہ اختیارات میں اسکو پڑھنے
سے نماز پوری ہوتی ہے اور ہر مسلمان سوتے اڑھتے وقت
اور مرتے وقت جانمندی کے اسی کلمہ شریف کو پڑھتے ہیں تاکہ

بیوجہ اسی کلمہ میں پرواز ہو دے اور آج تک ہفت اقلیم کے
مسلمانوں نے نقشِ اموات کے ساتھ اسی کلمہ شریف کو پڑھتے
ہوئے لیجائے گا دستور الاسلام ہے افسوس کہ انہوں میں کسی
لاحق شناسنِ جاہلِ مطلق نے کلمہ شہادت کے ثواب پر اشعار
مولود تصنیف اردو شاعرانِ نبی کا ثواب زیادہ عمدہ لکھ دیا
کے ساتھ اشعار پڑھنے کا طریقہ والا ہے آئندہ البتہ یہ طریقہ بدعت
کو شیطان ہر کس کو بتا کر ثوابِ عظیم کلمہ شریف کو روحِ مسلمان
سے دور کر گیا نادانوں کو اتنا ہی معلوم ہوا ہے کہ ان اشعار میں نام
رسول اللہ کا ہے البتہ تبرک ہو گا مگر اس نام فہم کو یہ سمجھ نہ ہوئی
کہ کلمہ شہادت میں اللہ کا نام و حدائیت کی تعریف ہے اور
محمد الرسول اللہ کا نام تو تصنیفِ عبدیت اور رسالتِ موصوف
ہے اور خاص خدا سے اتنا ہی کی تصنیف اور ہمارے ایمان کی
تصدیق اور مغفرت کی سند ہے تو نہ سمجھے مگر شور و غل کو یہ مقبول
دل کر لے ہیں و لاکن نہیں سمجھے کہ حکمِ خدا اور رسول میں تحریف کرنا
میں بے ایمانی ہے

بلکہ آتش و رمہ آفاقِ مرد
جس شخص کو اتنی ہی سمجھ نہیں کہ کلامِ دہانی کس قدر و منزلت کا ہے

اور کلام انسانی کس نادانی اور غفلت کا ہے ایسے جاہل مطلق کے
نسبت میں شیخ سعدی فرماتے ہیں ۵

پہل سال عمر عزیزت گذشت مزاج تو از حال طفلی نگشت
یہاں بھی دخل شرارت شیطان کا ہے کہ ارواح النان کو ثواب
عظیم ہم عظم خدا و رسول کا نہ پہنچنے پائے اور تھوڑی شاعری
الننان لکھنے بیان لغوی اشعار پر درگزر ہو جائے مولف
ہے شیطان دشمن النان مقرر نہیں پتا بہائی مو برابر

فصل تعریف شرک و بدعت عشرہ محرم

مکہ ہندو دکن کے عوام مسلمانوں نے ہنود مت پرست کی تاثیر
حبت سے ایام عشرہ محرم کے افعال شرک و بدعت میں اس
شرت سے مبتلا ہو گئے ہیں کہ بیان اوسکا نہیں ہو سکتا کہ لا
بیان ہے اور عیان راہ بیان لینے کفار اپنی بتوں کو جس طرح
اپنے ہاتھوں سے بنا کر اونکی پرستش جس حرکات مشرکی سے
کرتے ہیں مسلمانوں نے بھی شندون اور جہنڈون اور تفریون کو
اپنے ہاتھوں سے بنا کر اوس پر کسی ایک بزرگ کا نام رکھ کر
خدا کے قدرتی امور میں اُس کو مقتدر سمجھ کر اُس کی پرستش بہت
عقیدت و ادب سے کرتے ہیں حتیٰ کہ خدا کی عبادت نماز و روزہ

حج و زکوٰۃ و فطرہ و قربانی کی احتیاط اس خوف اور بے ہوشی سے نہیں
 کرتے جسے خود بنائے بہشت کی کبریت ہیں اور شیطان کے پورے
 شاگرد و شیدائے ہیں کہ اولاد اور رزق کو جو خاص خدا داد
 نعمت عظمیٰ ہے اس خود اُستاد کردہ بہت کی نذر ہر سال کے
 حج و زکوٰۃ و رمضان کے فرض روزہ سے بھی زیادہ اعتقاد و
 سے بلاناغہ ادا کرتے ہیں حالانکہ یہ افعال کفر صریح کے ہیں نیا پختہ
 خدا سے توالے فرماتا ہے *مِثْلُ الَّذِینَ کَفَرُوا کَمِثْلِ الَّذِیْ یُنْفِقُ بِالْاِسْمِ*
الادعاء و نداء اور مثال کافرون کی مانند اس شخص کی سب سے جو بکارتا
 ہے ایسے کو کہ وہ نہیں سنتا مگر بکار نیوالا اپنی آواز کو آپ ہی سنتا
 ہے افسوس کہ مسلمانوں نے بھی مثال کافرون کے صنم خود
 کردہ کی پرستش اختیار کرین اور خدا داد و سنت و امر اور رسوم
 اس سے بے اد اکریں تو کافر و مسلمان میں کیا فرق رہا مولف
 عشرہ میں ہر و افش طریقی کی حال جہلا سنن ہی وہی کرتے ہیں خیال
 سمجھے میں یہ بدعات کو حسب سنن لاکن یہ بدعات کے خواجہ کی مثال
 لازم تھا محبان کو شہادت کا غم برعکس یہ شادی کے ہیں خلیہ احوال
 حرمت میں مجرم کے خلاف تہذیب کرتے ہیں مٹی مسخری و بد افعال
 عزت کو رکھے طاق میں حیوان بن گئے لنگوڑ و شیر و شیا طین اشکال

یا بار کیا قتل شہیدوں کو پزید کاذب یہ جہان حسینی ہر سال
 سنتے ہیں شمر سید شہد اکابر نیز سے چڑھایا تھا یہ عمر ان فی الحال
 اگر عقل رہتا کہتے ہیں اہل اسلام باز آئین یہ بدعت ہے لعنت کا وبال
 بے ادب لوگ عشرۃ میں کوئی فعل حرمت اور رزالت اور نجیائی
 کا اور رسوم سنت و ندو و نیاز میں کوئی وجہ شرک و کفر کا باقی نہیں
 رکھتے ناحق شیطان کا نام بدنام ہے مگر یہ شاگردان شیطان اُستاد
 کے بھی کان کاٹے حدیث اشرف سے ثابت ہے کہ شیطان رمضان
 شریف میں قید ہو جاتا ہے اور میرا قیاس ہے کہ اس شرہ ہی میں چھوٹ
 جاتا ہے مولف

نام بدنام ہے شیطان کا لکن انسان خود ہی شیطان ہی کہ حق کا ہونا اور
 خدا فسوس کہ مصنوعی شد و ن کی عظمت و لون میں عوام مرد و
 زن مسلمانوں کے اشد اعتقاد سے مخور پذیر ہو گئی ہے کہ ہر سال
 اوس شکل خود ساختہ کا استاد کرنا فرض اور اوس کے پرستش
 کے اسباب کو بجا ہے فرض کے جانتے ہیں یعنی لباس و پہول
 پہنا نا اور نذر و نیاز پیش کرنا اوس پر فاتحہ پڑھنا اوس میں قدرت
 سماعت و بصارت اور نیکی بدی کی سمجھنا اوس سے دعا و دعا
 اولاد کا لنگر لیجا نا بچوان کے گلے میں یا شندے کو منت کے مار

پہنا نا اور سسٹہ کی استاد کی بس شہید کے نام پر ہے اُن کے نام
 سند نیاز قبول کرنا یہ سب مرام مطلق ہے مرد ہو یا عورت اگر وہ
 یقین کر لے کہ معمول ہر سال عشرہ مین کو بئی رسم ترک کیا
 جاوے گا تو کچھ نقصان جان و مال کا ہوگا تو وہ شخص کا فرسوس کیا
 غرض شہدوں کا استاد کرنا بچوں کا کہیں سب سے کہ نادان بچوں
 نے لکڑی کو ٹاٹا باندھ کر لگام اور لکڑی کو گھوڑا سمجھ کر دوڑ
 کہیل کر کہہ رہے باندھ کر اس کے سامنے بگھانے دینے رکھتے ہیں
 پس ان جہاں سے تابع العقل کی مثال پائی اطفال کی سی ہے کہ لوہار کا
 گھڑا ہوا اور صقل کر شقلہ کیا ہوا بستی شقل کے شعلے کو نسبت
 سید الشہداء سے دیتے ہیں اور اضلاع کے مواضعات میں
 ریشمی وغیرہ اقسام کے کپڑے نمیر نہ ہونے سے ہندو مسلمانوں
 کے مستعمل ریشمی ڈوپٹے اور ساڑیاں جو دہنوں نے باندھ کر
 مردوں سے ہم بستر ہوئی سو کپڑے ہلکے لاکر شہدوں کو باندھتے
 ہیں کیا عقل ماری گئی ہے ان بے سمجھوں کی کہ پاک و ناپاک کی
 ہی کچھ تمیز نہیں رکھتے خیر الخیثات للجنین لطف یہ کہ شہدے
 کی اعجاز و تعظیم نسبت سید الشہداء سے دیکر نور و تزکیہ
 تو بہت اعتقاد سے تکریم کرتے ہیں اور جو کچھ آمدنی شہدے

کے نایونیا کی آئی سورہ ہاتھ کر لیتے ہیں دسویں روز مثل نیل
 و شمر کے دشمن جانی بکر اراوہ سے بٹا رہے تھے نوبت و آثار و آثار
 ہوتے جماعت خلافت سے تشبیہ و تمثیل کا ہر ایجا کر اسے ہاتھ
 سے مثل شمر کے قتل کر کر تیا سی شہید کا لاشہ اپنے پیچھے
 اٹھا کر اوداع کا نوہ روئے ہوئے لاشہ اپنے پیچھے ہاتھ
 سے جہاں سے تھے اوسے جہاں سے مارے گئے کر ریا رت کا پتہ نہ آتا
 تیا سی مردہ کے سب سے رکھ کر فاتحہ پڑھ کر قبر کے ساتھ کر کوئے
 ہرین خالانکہ حکم قرآن سے جہاں سے نعوبہ کے پاس کیا فرمایا اور
 مردہ کے سامنے رکھنا حرام مثل مردہ کے ہے تعجب ہے اس
 شادی و شعی اور دوستی و دشمنی کو ان دوستان ظاہر اور دشمنان باطن
 حبان حسین ابرہہ عیان شہید کی نفی و الفت پر کہ آپ ہی زندہ
 کرنا اور آپ ہی قتل کرنا آپ کیا الزام دیا جاوے یزید و شمر کو کہ وہ ہیں
 ایک ہی سال کے تھے اور چھان حسین سالہا سے سال کے قاتل
 ہیں جبکہ دشمن و دوست سے ایک ہی فعل سرزد ہو تو ان
 دو بے کو ہی دشمن ہی سمجھنا چاہئے

بشو اسے برا اور ازان دو بے کہ با دشمنانت بود ہم نشست
 ذکر ہے کہ ایام عشرہ میں یک قصبہ کے چند مسلمان مجتہد تعلقہ دار

مسکو کار کی کچھ ہری سین استغاثہ لاسے کہ اس لمبئی کے مزدوری پیشہ ہمال
 تاسوعہ اور عشا شورہ کے روز ہمارا تفریہ بے اجرت اوٹھایا جاتے
 تھے اس سال بے معمول اجرت مانگتے ہیں سہرکار سے تقید ہو کہ بلا اجرت
 حسبہ نقد ادا اوٹھایا جائے جو اب دیا گیا کہ مزدور دن سے کام لیا
 اور اجرت نہ دینا ظلم ہے ایسا حکم بے انصافی کا نہیں دیا جاتا تو وہ
 لوگ نہ بہت پرہیزگار کے اصرار کے انکو با تمام محبت سمجھا دیا گیا کہ صاحب اگر اختیار
 عقیدہ این پیہ شدہ شہاد کا رتبہ رکھتا ہے تو ایسے مقدس شدہ کو
 پلیدہ غلیظ شخصوں سے کیوں اٹھواتے ہو جیسا تم اپنے بزرگوں
 کا معشہ اپنے کا نہ ہون پر اٹھایا جاتے ہو ان سے تو حضرات شہد
 بزرگ ترین تم ہی اٹھایا جاؤ اگر یہ شدہ تم لیجانے کے قابل نہیں
 ہے تو ایسے ناقص شدہ کو پرستش کر کر گناہ شرک سے مستحق
 عذاب خدا کیوں ہوتے ہو تو غیب لا جواب ہو کر چلے گئے کیا
 غفلت کا پردہ مسلمانوں پر پڑ گیا ہے کہ ہر قصبہ و وہ میں فی محلہ
 ہر فریق یک عاشور خانہ بغرض تفاخر نام قومی مقرر کر لئے ہیں اور
 شب گشت تاسوعہ و عاشورہ کے روز شیطان خود بانی فساد
 بنکر حضرات شیخ و شائب اور جہاں بے اہل حرفت و اکتاب کے
 درمیان ہو کر شرافت کا زعم اور رزالت کا عار دکھا کر مفند

بجاتا ہے تو ہر کس کی سپہ گری کے زعم کو جوش میں لانے میں
 رستہ نفسانیت کا متحرک ہو جاتا ہے یہ تو مشایخ صاحب نے
 ادھر بگڑ جاتے ہیں کہ ہم شرافت و سنگاہ میں ہمارا علم آگے
 رہے اور قاضی اور اطربا کے ہین کہ شریعت پتاہ ہین ہمارا تعزیر
 آگے تر ہے مولف

ابتداء میں ہر دھکے کھراڑی کا فساد ہے ہر انجام اسکا دین بدین ہو دین
 اس موقع تنازع میں شیطان قابو پا کر مریدان استیارسد کو حضرت
 شاہ کے طرف اور رعایا ہے پیشہ و عقیدت مندر کو شریعت پتاہ
 کی کمک پر لاتا ہے بقول جلا کہ عشرہ کے سپاہی اور بقرہ کے قصائی
 مشہور ہیں پہر تو کیا پوچھو گے ادھر سے تلوار اور ادھر سے ٹھون
 کی مار چلی جاتی ہے پس حلب شہادت تو کی طرف رہ جاتا ہے
 سر دست معرکہ کشت و خون میں یہ علیحدہ شہادت و رسیانی مجاہد
 شد و ن کی ہو جاتی ہے سچ ہے شیطان علیہ العنہ بڑا دشمن
 انسان ہے کہ شد و ن کی لرامت کو خادمان شد و ن کی جان و
 ایمان پر تصرف کروادیا کہ نادانوں کا مال خرچ ہوا ایمان خراب
 ہوا عزتہ ریزی ہوئی اور جان گئی از آنجا کہ روز ازل سے نفقت
 عورتوں کی ناقص الثقلی سے مرکب ہے اور تعریف انکی اللہ تعالیٰ

ان کی کید کن عظیم سے فرماتا ہے کہ تحقیق بکرمورتون کا بہت بڑا ہے
 اور گروہ ستور و خدرہ گوشت نشین ہونے سے نہ ٹلے گا
 بند و عطا سے کام لے کر متاد نہ شرک و بدعت کی بڑائی کا علم ہوتی
 نہ توحید کی اور فرض و سنت احکام اسلام کی تعلیم نہ لہذا یہی بات
 پابندی رکھی جاتی اور خدا فرماتا ہے کہ لی عیال کو قوا لکستم و ابیکم مال
 بچا کہ تم اپنی ذات کو اور عیال کو آگ سے اس ارشاد نہ لکھا خیال
 نہ جیلا بپ بھائی کو کہ خود ہی سے تربیت و لاعلم ہیں انہی لکشتن کہ
 است کہ از ہری کند چہ چند لغزبان الرجال قوا ان علی انہما ہر و ان
 مقتدرین عورتون پر حجب خود مردی جاہل و بدعتی ہو تو میر کہ پادشہ
 ہے عورتون نے تعلیم علم شریعت پائے لی جب کہ مردان نے
 ہی جاہل مطلق ہوں پہر تو عورتین جس طرح ہی چاہتے ہیں سن مان
 شرک و بدعت سے رہنمون بن غلطان رہتیا انہی بلکہ وہ ان
 دیوث ہی اشیاء نذر و نیاز کے حسب فرمائش خرید لادیتے
 ہین اور رب کار و بار شادی و غمی کے اٹھین کے اختیار میں
 رکھتے ہین پہر تو شتر بے مہار ہنودی رسم و آئین
 بے مہا با کرتیاں ہین بدعت شریف ہے کہ النساء جہالت
 الشیطان عورتان رسیان ہین شیطان کی بہ

اگر تکلیف ہو تو سرانجام زین زمان را من ز نام بود نہ زن
 استغفر اللہ وہ رتوں کا کیا برانسیل کفار سے ہے کہ شہادت کفر
 میں لچہ باقی نہیں رہتا کہ نیاں محرم کا عائد نظر آتے ہی گہروں کی ٹھانی
 کرو اتھان میں اور گہر کے سے ایک کپڑے دھواو اتے نہیں جیسا
 مندوانہ الہدیٰ پر بشتس کا بھرہ غلغہ بنا کیتی ہیں اور بھین
 کے پر تو سے یہ شہانیاں ہی سپردن کے نام کا محمد الگ مقرر
 کر لے نیاں ہیں اسکو لپ کر بہت سی ادب و احتیاط سے دروازہ
 پر پردہ ڈالکر طرفت گلی گور سے منگو کر طرف کو اور دیوار کو
 صندل کے چھاپے مار کر پانی تے گہڑوں میں اچھوٹے کاہر کر
 اس پانی کو پینے اور برت نے سے محفوظ رکھ کر بہت عقیدہ سے
 جس تاریخ میں چوتھی یا پانچویں مقرر ہے نہا کر اسی حجرہ کے
 اندر نہت تھینہ کو اکڑاوس پر فالتھ پڑے تک نہ پانی پیتے وہ
 سخت کامزہ چھکتے حجرہ ہی کے اندر رکھ کر اندر ہی کھلا کر اندر ہی
 ہاتھ دھواو اتے ہیں جب تبرک اندر ہی پکایا گیا اور اندر ہی کھلایا
 گیا اور اندر ہی ہاتھ دھو لایا گیا تو اندر ہی اسکا فضل بھی نکال دینا
 اسی جاسے میں ضرور ہے کہ پوری احتیاط تبرک کی ہوتی ہے کہ کما
 کوئی جز بھی باہر نہیں جانے پاتا استغفر اللہ مسلمانوں نے رسم

اپہوئے کا جو اختیار کر لیا ہے میں اس پر فائق ہوں۔ ہے تاکہ سخت قہر میں
 میں نہیں آتی۔ نہ اس پر یہ سمجھ دوں کہ مڑی اور سوئے۔ ہاں ہے
 نعوذ باللہ منہا۔ بہت بڑا عیب ہے۔ میں نے شبوہ اہل قوم خود منہم سب سے
 جس قوم کی مشابہت ہے کیا۔ انھیں اسی قوم سے ہو گا۔ انھیں ان سے کہہ
 کہ انسان کے نام کی نیاز ندرت کا مرتبہ زیادہ ہو گا۔ عبادت خدا اور
 فرض ذات بندہ کی نیاز کا مرتبہ بڑا ہو گا۔ اگر رتبہ نماز کا نیاز سے زیادہ
 تر سمجھتے ہو تو دیکھو کہ دل اور دلو کا پانی اور پانیاب و پاخانہ کا پانی
 یک ہی خم میں بہا ہوا ایک ہے۔ وہ لوگ ابست اور کرتے ہیں تو وہ پانی
 نجس نہیں ہوتا۔ بہ نیاز کیشی اور بنو جی شہ ہے کہ اس کے کھانے
 پانی کو چھوئے ہی نجس ہوتا ہے۔ گویا یہ مثال برہمن کی ذات کا ہے
 کہ وہ پلیدوں کا کھانا پانی۔ مسلمان چھوئے ہی نجس ہو جاتا ہے۔ غرض
 کہ اچھوتا کرنا اور کھانے پانی کو چھوٹا ہو گیا۔ سمجھنا عقیدہ کافروں کا
 ہے نہ مسلمانوں کا نہ

گوشت جس حیوان کا کھانا روا اسکا چھوٹا پاک اور انسان کا
 ہنود مڑی سے جو کچھ ان دیو کے نام کا کرتے ہیں سو ان کے خیال
 ناقص میں ہے کہ دیو کو وہ پختہ منظور نظر ہوتا ہے سو وہی خیال
 خام اچھوئے کا جہلا ہے اہل اسلام کے دلوں میں یہی اگیا ہے

کہ روح مردہ کی اپنے نام کے بخت کو دیکھتی اور قبول کر لیتی ہے
 سو یہ شاہد کفار کی ہے در نہ ارواح کو کھانے سے کیا تعلق
 ہاں کھانے کے ثواب سے غرض ہے اور ثواب کھانے کا حقیقی
 حاصل ہوتا ہے کہ بخت کرنے والے کی نیت نذر اللہ نہ ہو
 ورنہ شریعت رسول اللہ میں مردے کے نام سے پکانا اچھوتا
 کرنا اس پر ناجائز ہے نہ حرام ہے بھو بخت کہ شریعت سے شرعاً
 ہوا اسکا کھانا اسکو درست نہیں بجز محمد و اس کے لئے نعمہ
 تین روز کے بھوک کو کہتے ہیں جب کھانا ہی درست نہوا
 تو ثواب اسکا نہیں ملتا جب بخت کا ثواب حاصل ہو
 اس بخت کا خرچہ ضایع ہے پھر کھانا کیا فائدہ انفس میں
 ان عقول پر کہ ایک نادان نے میرے نام کی نیازی کو اچھوتا
 کا بخت کروا تا ہے اس پر دوسرا عقل و دانا کھڑے ہو کر
 فاش ہے ہن لازم ہے مسلمانوں کو ایساں ثواب کا بخت
 حسب شریعت بلا التزام اچھوتا نذر اللہ کی نیت سے بچا کر
 غرباء و محتاج کو کھلا کر اس کھانے کا ثواب بحوالہ خدا پس
 مردہ کو چاہیں بخش دین و خدا کو پسند ہو کر اسکا ثواب
 مرد و ن کی بار داری کو پہنچا دیتا ہے پس یہی بات سچ ہے

اور باقی سب خیالات خود نمائی کی بنیاد پر ہیں مشکل تو یہ ہے
 کہ حق یا سچ کچھ ہے یا نہیں اس کے لیے کوئی بدلتا نہیں ہے ایک نام الہی
 رکھ دیتے اور آپ اپنی ناہنجی پر نازان رستے ہیں یہی تو سب سے
 انصافی ہے کہ چاروں سوچوں اور سوچوں کو تو الگ الگ سمجھیں کہ
 اکثر اہل اسلام جو خود کو پیغمبر سے ابستہ کو شریف الخاندان
 اور نجیب الطرفین سمجھتے ہیں لاعلمی سے تفسیر و تفسیر و تفسیر
 فقہ کے زمانہ خود رسالی سے والدین کے عادات بدعتی کو کوئی
 بدعتیں اور مردین وہی رسوم بدعت مرفوع العادات ہیں
 عمر لمعنیت خود میں باعقاد کلی قائم ہوتے ہیں احکام شریعت
 و واجب کے ادا کرنے میں لاپرواہ اور ترک کر دیتے
 ہیں مگر نیاز و نذر پیران کو نہایت عقیدت و ادب اور جہاد
 مددست اور بہت خوف و حرج ادا کرتے ہیں اور یہ
 غیر التدریجی سے خدا بالکل ناراض ہے اور فرماتا ہے
 ان اللہ لا یغفر ان لیشرب و یغفر ما دون ذالک لمن اشیاء
 مشرک کو ہرگز نہ بخشو لگا اور بخشوں گا سوا مشرک کے
 سب گنہگاروں سے جسکو چاہوں گا اور خدا کی راہ کے نفقہ
 کے بارہ میں شروع قرآن شریف کے پارہ الہم میں

شش سرخ آیت جی پر متفقہ ان کی تشریف فرمایا ہے ہدیٰ بنیاد
 الدین یوسوزن بالنیب یونیون الصلوٰۃ و نماز و احکم مقتوان
 قرآن متفقہ ان کو ہر آیت کرتا ہے متقی دہ لوگ امین جزیرہ انکو
 ندیکے ایمان لاسے ہیں اور انہیں نماز کو نایم کریتے ہیں اور
 اسکا رزق انیکے نام پر بزرگ کرتے ہیں بلکہ قرآن شریف
 کے ہر فتح و ہر کسوح و ہر سورۃ میں ساتھی مشرک کی سہن
 کہو یا سالم قرآن شریف خاص بنادہ میں شدک و کفر سے
 نازل فرمایا ہے ۔

چشم بکشاوید میں جملہ کلام اللہ آیت آیت ہنگی معنی قرآن ادب است
 اور سورہ المائدہ میں انما حرم علیکم المسیت و الکفر منکم
 پوری آیت صاف و صریح الفاظ میں حرمت غیر اللہ کے نام
 سے بیچہ وغیرہ حرام ہوتے ہیں مقبرعات و منسوبہ جاسے اولیاد
 میں فرمایا ہے اور متعدد حدیثات رسول اللہ صلوٰۃ علیہ وسلم کے اولیا
 کی تذرونیاز حرام ہونے میں مسکوٰۃ شریف اور بخاری اور
 ترمذی و ابوداؤد شریف وغیرہ میں مرقوم ہے اور ان
 حدیثات کا حوالہ کتاب و مختار اور مختاوی حاشیہ و المختار
 میں اور فتح للرحمان اور کتاب الادب مولانا ابوالکمال اور لیس

میں اور کتاب النور فی فاضل حبیب الدین گالندی میں اور کتاب بیع النجا اور
 بحالہ الطالبعین میں اور دلائل الصالحین اور بحر الریق میں اور فتاویٰ ہدایہ
 اور شریع منہاج میں اور ابواب سنہ قاضی شناد اندر صاحب پانی تہی میں
 اور کتابہ فیہ ایام حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب محدث لاہور کے
 کے جواب چار دہم اور سبب و نعم اور زہل و نعم میں اور حبلہ کتب طائیفہ
 قاری وغیرہ محدثین میں بالاتفاق علما سجدہ و طواف و نذر و عادیات
 و منیت و نیت نیاز و ذبیحہ نام زد انبیاء اور اولیاء کا حرام و نجس
 مطلق لکھا ہوا ہے اور خود پیغمبر مسلم اپنی ذات کو ایسے فعل
 نکرانے سے منع فرماتے ہیں سو اسی کتاب میں اوپر کے مضمون
 میں درج ہو چکا ہے مگر شیطان علیہ العنہ نے دلوں میں بے اعتدال
 کے اولیاء کے نام کی نیاز کو بہانہ میں ایصال ثواب کے ایسی کچھ
 عظمت سے بالعقیدہ محبت ڈال دیا ہے کہ ایمان جانا اور خدا اور رسول
 کی لعنت میں گرفتار آنا قبول ہے مگر نیاز مشرکی نہیں چھوڑتے
 اگر بدعتیوں کو پوچھیں کہ یہ نیاز کس دلیل سے کرتے ہو تو جواب
 لے دو دیتے ہیں کہ فلاں کو میٹھا پسند تھا تو کوٹھ سے بھرتے ہیں
 اور فلاں کو کھار پسند تھا تو ملاؤ کچا سببے ہیں اور فلاں کو منوں سے
 کہی اور گوشت اور گیہوں کی کانا پسند تھا تو سببے منی کرتے

ہین اور فلان کو شربت و کچڑی روٹ چکی بستجہ استغفر اللہ
 کیا بھتان ہے بزرگون پر کہ بزرگان دین ایک وقت کا کھانا وہ
 بھی سار من سے زیادہ نہیں کھائے تھے اور دوسرے روز کا کھانا
 جمع کرنا حرص والدین مذاب الموت سمجھتے تھے بدعتیوں نے
 ایسی بے دلیل باتیں کر دیں کہ وہ خود کو نبھانے کی بہت بنا لیتے ہیں
 الغرض یہ نیازوں کا فعل دین محمدی میں فرض نہ بسنت و
 نہ نقل و مستحب و نہ بزرگان دین کے کتب معتبرین داخلہ
 بلکہ جملہ تصانیف علماء محقق کے بنا لا اتفاق حرمت ثابت ہے
 صرف شرکون نے خیالی ملاؤں کا کرنا مثل کے فاتحہ و
 ہین سے ہر کس خیال خویش خبطے وارد ہو ورنہ بزرگان
 دین ثانی عمر اہل حلال اور صدق مقال اور قناعت و توکلی حال
 میں رہتے ہیں کیا بدعتیوں کے ملوث کمابئی کے کھٹے میٹھی پر
 حرص خیال کئے ہیں یہ سارا فتور شیطان کا ہے جسے
 کسی کو بت پرستی ہے سکھاتا کسی کو قبر و شدون پر چمکاتا
 غرض البتہ وہ نہ نون کو روکا بھلا جنت لجا و درخ میں جہو کا
 قناعت تو یہ ہے کہ نہ بد و نہ نسا نہ اچھوتے سے غیر اللہ کے
 نام پر کرنا طریقیہ کفار و نکاح شرک صریح ہے شرک اگر عورت

سے ہوا اور سو تو مرد کے نکاح سے نکل جاتی ہیں۔ اور
 بستر و بیہوشی و عورت کے کچھ کچھ سے نکل جاتی ہیں۔ اور آپ
 درخت کا مسئلہ ہے کہ اگر نکاح شرعی میں رسہ دم نہ ہو
 و بدعت طریق کفر کے بشریک ہو تو نہر باطل و نکاح باطل و ولد
 ولد الزنا نکاح باطل اور اولاد حرام کی ہوگی۔ اور اگر انہما
 شرک و بدعت سے نہ ہو مسلمان ہوں، عداوت نہ ہو۔ یہ
 دو طرح سے ایک شادی میں بدعتی و لباس کے قسم ہونا
 کمرین اور ہاتھ میں انگلیں اور سب کو سہوہ و سرسبز و چوہا
 و گلستان و پیر ملاؤ کی کچھ بھی اور سب بے بی پری کی پوری رستہ
 اور تیل خراؤ کا پوجا و باجا و دوا دل و لہن کے ہاتھ سے دور
 پر ماننا اور نکاح کے وقت چھار کہنا و جلوہ کیسینا وغیرہ یہ
 سب رسوم خالص کفر کے ہیں، و سب افعال پرستش
 اموات کا سجدہ و طواف و نذر و نثار و دعا اور بخت اچھوتے
 سے کرنا بخیال ناظر و حاضر مردہ کے اور تعین تاریخ و تقرر
 قسم بخت کرنا اور قبر و شدہ و جہنم کے سامنے کہنا
 وغیرہ شرک اور کھانا اودھن کا حرام ہے جب یہ دو طرح
 کے افعال و رسوم مسلمان عورت و مرد سے ادا ہوئی

تو اُسکے مشرک ہونے میں اور ایمان اور عقد نکاح نہا میں کا ٹوٹنا
 جانے میں کیا شک ہے جب نکاح ٹوٹ گیا تو شرعاً نہایت
 رہی پس حضرات خود پسند و متکبر و عیوی شرعاً نہایت غلط ہوا لفظ شرعاً
 اولیٰ و اعلاٰ دیر و خیار کو بھی خود پسندی کا ہے چنانچہ خدا کے
 تعالےٰ فرماتا ہے مردوں کو و انکم و انستہرکات حتیٰ یومین و انستہرکات
 مومنہن خیر من مشرکہ و تو محبتکم اور سورۃ النور میں ان کو حکم کیا و لا تنکحوا المشرکین
 حتیٰ یؤمنوا تعجب دین خیر من مشرک و تو محبتکم یعنی مردوں
 کو حکم ہوا کہ مشرک بی بی کو نکاح میں نہ لو اگر باندی مومنہ ہے تو
 بہتر ہے اس بی بی مشرکہ سے مخور تو ان کو حکم ہوا کہ مشرک مرد
 کو نکاح میں نہ لاؤ اگر غلام مومن ہے تو بہتر ہے اس شریفزادہ
 مشرک سے اگر چہ تمکو یہ دونوں کی پیرزادگی پسند ہو تو کیا مگر
 عین زل میں یہ سبب مشرک کی بنکے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
 اپنے دختر نیک اختر کو کہ یا فاطمہ بنت محمد لا تنکحی انا بنت البی علی
 ابلی علی علی اے فاطمہ تمکی نکر پیرزادگی کا عمل کرے
 بندگی یا پیرزادگی منظور نیست تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا حکم ہوا کہ
 مان باپ کی تعظیم کرو اور جھڑک کر ہم کی تمت دے کہ تیرے
 رب صغیر ہیں مگر و ان جاحدک علی ان تشرب لی بالمیس

لطف بہ علم فدا طعہا اگر چہ پائین تیرے سے کہ شرک کر تو دور
 ہو ان سے کہ وہ مان بابت تیرے نہیں اس آیت شریف کو
 گلستان میں سعدی علیہ الرحمہ ترجمہ کئے ہیں ۵
 ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد فداے مکتن بگانہ کا شننا باشد
 اگر اپنے ہزار خویش خدا فراموش ہوں اور ایک شخص ہمارا
 بیگانہ اور خدا دوست ہو تو اُس پرست یہ ہزار خوشیوں کو دست
 کرنا چاہئے غاہر ہے حال شرافت خاندانیوں کا کہ ایام شہرہ میں
 اکثر عورات حضرات شرافت دستگاہوں کے باوصف
 مخدیرہ پردہ نشین ہونے کے جب مردوں نے علم و تعزیر
 کی سد ہار و سنہال و تکلف میں رجوع رہنے سے ان کے
 عورتوں کو بھی شوق و عقیدہ دل میں آجاتا ہے اور حقیقت یہی ہے
 کہ باپ کا عمل بٹے کو اور مرد کا فعل عورت کو موثر ہوتا ہے کیونکہ
 بڑا آدمی گھر کا جو فعل کرتا ہے اس کے اہل بیت کو وہی تسلیم
 ہوتی ہے تو راتوں کو تماشائے عاشور خانات اور جل
 سواری علم و تابوت دیکھنے کے لئے بہت عقیدہ سے
 چاوزین اوڑھ کر گھر سے نکل جاتیاں ہیں اور مرد چشم پوشی
 کرتے ہیں مگر اس نکلنے میں سو خرابیاں ہیں مرد ہو یا عورت

باہر نکلتے وقت سُرخ و سفید لباس ضرور پہنتا ہے جب نہوٹ
 لال سلا پوشاک پہنتی اور باہر نکلی تو دیکھنے والے کی نظر میں
 غیبت پیدا ہوتی ہے اگر مرد ہر دو کی نزدیک سے بازو
 رگڑتی جاوے تو فاحشہ سمجھی جاوے گی اگر غیر شخص کو دیکھ کر
 بازو ہو گئی تو مرد آدمی کو زیادہ تر دھیمکی خواہش ہوتی ہے
 کہ یہ عورت کس عمر و شکل کی ہوگی جب جلسہ گاہ کی غول میں
 پھینچتی ہے تو ہر کس و نا کس کے دھکون میں آگئی اگر علیحدہ
 جاوے د نظر میں کھڑی ہو گئی تو صد بے نشینان جلسہ گاہ کی آنکھ
 ان ہی عورات پر دہ پوش بیگی رہتی ہے اور ان عورات کی
 نظر بھی اُن نوجوانوں کے شملون پر گرتی ہے بلکہ بازو دار
 بازار کی عودت مخبر بن کر بتلاتی ہے کہ وہ فلان امیر کا بیٹ
 سے اور یہ فلان نواب کا بھائی ہے بہر حال چار چھپی سہا
 موقع آجاتا ہے تو شیطان مخبر بجاتا ہے

زن بد در سراے مرد نکو ہمدین عالم است و فرخ افرو
 جب کہ عورت ایک وقت باہر نکلی اور ایک سال تماشہ بینی
 کی چاٹ لگ گئی پھر تو بے شیر کی مٹہ کو لہو لگا اگر اُس کا
 ارادہ یہ بھی ہو تو عورات محسوسہ دار خواہر ان شیطان

۱۔ ارج دینا منظور ہے تو اپنی زوجہ کو اپنے ساتھ بازار میں
 لے کر پھر یہ تا شورخ چشموں نے دیکھ اور پوچھ لیں کہ تمہیں
 پرہیز میں۔ احست بغنی ہوتی ہے یا بازار میں لگی ہوئی ہے۔
 ظاہر اداون بزخا امان عصمت کے عورتیں جو باہر نہیں نکلتے
 ہیں اس طریق سے تو یقین ہوتا ہے کہ البتہ عاصمہ ہیں کہ نبی
 غیرتی گفتار شوہر خود کو پسند نہیں کرتے تیار افسوس سے
 بے غیرتی پر مردوں کے کہ جو بات کہ عورتوں کو پسند نہ آئے
 تو کیا اوسکی را سے خدا سے تعلق نے بے پردگی کے
 بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ قل لا زواجکم و بناکم و نسائکم
 المؤمنین یذنبن علیہن من جلیبہن کما کھد سے اسے محمد اپنی عورتوں
 اور بیٹیوں کو اوزایمان والیاں عورتوں کو کہ لگالین اپنے اوپر
 تھہڑی سی چادرین تاکہ پیمانت ہوئی بیویوں میں اور باندلوں
 میں ناموس عصمت سے اور پردہ ہو جائے نظر سے نہایت
 کے۔ ناقص فہم ہوں نے ان چادرین کے حکم کی تاویل چادر اور حکم
 باہر نکلتے ہیں جو کرتے ہیں سو انکی کوتاہی نہیں ہے۔ فکر یہ کس
 بقدر است اوست پر مگر خدا سے تعلق کا حکم اس منشا سے
 نہیں ہے کہ عورتوں نے چادرین اوڑھ کر باہر جاوین یہ حکم

محمد رہ بی بیوں کو اس مصلحت سے ہے کہ گھروں میں ذی عصمت
 بی بیان مثل فاحش عورتوں کے باریک کپڑے جالی وغیرہ
 کی چولیان اور بے استین کی کرتیاں جس میں آنکھ نظر آوے
 نہ بھین بھرتسم لباس پہنے اوڑھے زمین تالی بی اور بانڈی
 میں لباس کا فرق رہتا برادری کے مجرم مرد گھروں میں آتے
 والوں کے سامنے بی بیوں کا جسم بے ستر نہ رہتا بانڈی
 اور بی بی میں تمیز ہووے چنانچہ نماز میں بانڈی کا ستر شمال
 مروت کے ستر کے اور بی بیان پہر جسم چادر اوڑھیں جو مسئلہ
 شرعی ہے اور بی بیان ہمیشہ سب وقتوں میں ہاتھ استین
 کے کرتے اور ڈوپٹہ اوڑھنے کا جو رسم ہے سو اسی حکم
 حجاب میں کی تعمیل ہے باہر نکلنے کا حکم ہی کہتے ہیں اگر سوتا تو سول
 اللہ صلاہم اپنی بی بیان اور بیٹیاں مٹکڑہ اور زنان ہونٹ
 کو سجدہ میں جا کر جماعت میں نماز پڑھنے کا حکم دیتے مگر
 نہیں دیتے کہ عورت باہر نکلنے کی عادی ہو گئی تو آنکھ
 کا پانی مر جاتا ہے چادر کا احتیاط نہیں رہتا جسے ہر فرد اپنا
 پھرتیاں ہیں آخر ان بی بیوں کی عادت بھی ایسی ہی ہوگی
 دیکھو بے گوشگی کا خرابہ کہ غیر مذہبی عورتیں چہاتیاں کو

گولی بنا کر بال سر کے چھوڑ کر شہوت کا اندام مرغ دل سنا
 بنا کر دکھائیاں میں اور سر غیر شخص کے ہاتھ میں ہاتھ ملا کر
 رشتہ شہوت کو اس کے ہاتھ میں نہ اُنکھو ستم
 عصمت کا خیال و نہ کلام فحش سے زبان کی سنبھال
 نہ مرد و نہ کو ان کے بغیرت اور نہ خوف آخرت یہ سب خرابی
 لے جیالی اور بچر وہ داری کے بدولت سے حدیث
 شریف میں مروی ہے کہ روز ازل میں عورتوں کو تود
 حصہ شہوت اور مردوں کو دس حصہ شہوت دی گئی تھی
 مگر عورتوں کو بفضل خدا حیا کا پردہ آنکھوں پر ڈالا گیا
 سے کہ جوش شہوت کو نظر سے نہ دیکھ سکتے اگر مسلمان
 عورتیں بے پردگی کو اختیار کریں تو یہی حال ہو جاتا ہے
 جسے غیر قوم کی عورتیں بازاروں اور عرس و جاترا میں
 دیکھتے دکھائیاں میں افسوس سے کہ جو نا اہل بے گونہی
 کے قابل ہیں اور ایسی بُری چال کو رواج دینا چھتے ہیں
 کہاں دزخ کی جہانیں اور زیل ہیں عجب نہیں کہ ان کی
 نفوس اصلی کا خیال جوش مار رہا ہو ورنہ از انجا کہ روز ازل
 میں حکمہ قضا و قدر سے یہ تقدیر اتنی جاعل فی الارض خلیف کے

ہزار انسانیت سے تشکک نہ ہو ہر مرد و زن میں سرب
شہوت کا ہمارا وہ ہے برہمن میں پچھلے فرما جوش شہوتیالی
شہوتیالیہ بطریق العین نظر کا ہارہ وید سے آتش رغبت کو
برسر الہامیہ لانا ہے مولانا

مرد و عورت میں نفوذ لاگت ہے منہ سے عصمت کو شہوت الہی
کتاب الحدیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے نزدیک شخص نابینا آیا اور اندرون خانہ آنے کی اجازت
چاہا حضرت صلعم نے روبرو مسطرہ خود سے جو فی الوقت
حاضر تھیں فرمایا کہ پردہ ہو جاؤ حضرت مقدس نے فرمایا کہ وہ
اندھا ہے کیا دیکھے گا حضرت صلعم نے فرمایا اگر وہ نہ دیکھا
تم تو دیکھتی ہو جب خدا اور رسول کی برائے بمقتضائے
مصلحت پردہ و ازلی طریق عصمت و عفت میں حرم حرمت
کے مقتضے ہے تو یہ نا اہلون نے اپنی خیانت کو بے فائدہ
دلائل یعنی پیش اور اوقات خود کو ضائع کرتے ہیں
اور وبالِ آخرت سے بنائندیش ہوتے ہیں کہ یہی تقریر و
تحریر ان کی رزالت و سفاہت کی دلیل ہے کہ الہیت
ان کے اصلی نفوس کف سلف کے ذکور و نساک و صحبت

کو صحبت با نیاں سے ہے سب تو وہی تاثیر لسنہ بنی
 ان تاغفلون بنی اثر کر رہی ہے گزشتہ عرصت میں
 تنگ و ناموس بنائے تھے اور تھوڑے ہی عرصے میں حدیث شریف
 میں مروی ہے کہ ابی حمزہ ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے
 کہ یارسول اللہ میں آپ کے پیچھے نماز کی امتداد کرنا بہت سی
 ہوں حضرت مصطفیٰ نے فرمایا کہ میں نے میں نے فرض نماز نہیں کرتا
 اور تم عورتوں کو نماز رکعتیں پڑھانے کا حکم نہیں کرتے
 کیوں اکتا کر رہ گئے۔ فی زمانہ انہوں میں پسندیدہ
 عورتوں کو شریعت کے کاموں کی توجہ اور ایمانی ابواب پر
 نظر بہت ہی کم ہے اور مجاہد ارکان ایمان کے فقط ایک نشان
 موسوم شہرہ وادیا کا بمصادق حدیث شریف الحیا و شعبۃ
 من الایمان شرفا مستورات محذره میں باقی رہ گیا ہے
 مبادا اگر اتنا ہی پر وہ حیا کا فرق اسلام اور طریق اسمان
 سے اٹھ جاوے گا تو کافر و مسلمان میں کچھ تمیز نہ کی
 جاوے گی اور رد عصمت و عفت کا دار دنیا سے اٹھ جاوے گا
 اور حیا عجیب فصلت شریف اور سیرت لطیفہ مقبول خدایہ
 کہ اسی شے کے بدولت عالم میں انتظام امور ضیانت و دنیا

کا تیا م پذیر ہے ورنہ فرمان خدا اللہ شرم و فقر و بیکاری
 میں غل اور امانت میں بیابانیت و ضرورتوں سے
 گریختا ہو و بقدر رسم و عفت ازین آن جوابی در بیان است از تقاضای
 روز ازل سے ہی شرف تیا لشیب انسان ناکہ حضرت آیم
 و حوالہ السلام کا لبائیں بشتی ستر چورت کا پینا کیا
 تو تقاضا ہے حیات جھارون کے ثون سے ستر لوشی
 شرم گاہ کی کر لے اور خدا سے لقا لئے نافرمانی کے بارہ
 میں باز پرس کیا جواب میں عرض کے کہ خدا و نافرمانی
 کیا تو ہوں مگر تقاضا ہے حیات خطا و نافرمانی کی شرم
 رکھتا ہوں پس یہ حوالہ شرم و حیا کا خدا سے لقا لئے کو
 لے لیا اور خطا معاف فرمایا مولف
 دیکھو شرم و حیا کی خوبی کو . شرف بخشی ہی مرد و بی بی کو
 بمصداق الشیطان لیکم الفقر و یامرکم بالفحشاء شیطان روز
 ازل سے انسان کو محتاجی اور بیحیائی بلکہ کام سکھارہا ہے
 اور اس زمانہ قریب الابد میں یہ نائیان الیس ساعی ہیں کہ کوسم
 لے پر دگی اور بیحیائی کا اسلام میں شایع ہو جائے اور بدکاری
 حرم حرمت میں رواج پائے تا سقینہ ننگ و ناسوس

بی بیان ذی عصمت کا ورطہ رسوائی میں غرق ہو جائے پس
 خرابی ہو ان بدخواہان حیا سے بھبھائی کہ امر ناممکن کے
 ورپے ہوئے ہیں استغفر اللہ یہ فعل ناجائز کسی شریف مرد
 کو پسند ہو گا نہ کسی بی بی حرم حرمت کو گوارا ہو گا و اللہ
 بی بیان ذی عصمت مرجائیں گی مگر افسوس اس فعل بھبھائی
 پر برگزینہ امین گئی دراصل تو عورت مایہ نقد غیرت مرد و
 عزت کی ہے اور مایہ شے واجب الحفاطت ہوتی ہے
 اگر حفاظت نہ کریں تو طرفتہ العین من نقد عصمت و سبب برؤ
 غارتگر ہو جاتی ہے عورت کے معنی برہنگی کو ہے اور
 برہنگی کو شتر ضرور ہے مولف

عصمت زن نقد زری کہ حفاظت نہ رکھ نہ دور
 زر کو صندوق مقفل ہی میں رکھنا ہے ضرور
 مشہور ہے کہ صدقہ جان کا مال ہے اور صدقہ عزت کا
 جان ہے استغفر اللہ یہ کیوں کہ مقتضائے غیرت بھبھا
 ہو گا کہ ذات انسان تو اشرف المخلوقات ہے بی پردگی
 عورت سے ضروری دست مروّت کا دامن گنہ گشت
 غیرت شوہر لا محالہ ہو گا مگر حیوانوں کو غیرت نفسی تقاضی ہے

کہہ بڑی بکرا اور بیل و گنا وغیرہ رغبت مادہ سے ایک دوسرے
 پر جان دینے کو آباد ہوجاتا ہے مگر سور کہ اپنی مادی کے
 پاسن دوسرے سے نہ کو بلاتا ہے اگر انسان ہی اپنی عورت
 کو سب لے پیڑہ کیا اور غیر مردوں کو اپنی عورت کا شریعہ جوین
 اور ناز و ادا اور زینت و کراستہ بتانا چاہا تو اسی دیوانہ
 کا نشان ہے تو خنزیر کا ہے مولہت
 افسوس منسڈین کی نیرت کھائی دولت میں ماصمہ کے یہ کو تارے
 حسب حدیث شیعہ الایمان ہے۔ سب سے نیردگی کی حال ہی اسلام میں
 الغرض عورتوں کو درپردہ رکھنا بہت سی درست اور
 نہایت مناسب اور بہر حال بجا اور مقتضائے حیا اور
 حکم خدا و شریعت رسول خدا ہے اور پس سے
 زویدار اغیار زن کو ربا دے چو بیرون شد از خانہ درگوربا
 حدیث شریف میں آیا ہے کہ روز حشر میں بہ نسبت
 مردوں کے عورتیں دوزخی بہت ہونگی ظاہر افعال
 شرک و بدعت کا چرچا عورتوں ہی کی بدولت ہو رہا ہے
 اور مردوں کے تابع امر میں وہ جو حکم کرتی ہیں یہ
 بجالائے ہیں اگر مردوں سے کہیں کہ کیا صاحب

تمہارے گھر میں بے شرعی کام ہوتے ہیں کیونکہ منہیں بکرنے
 تو کہتے ہیں کہ ہم کیا کریں کہ ہماری عورتان بات نہیں مان تیا
 اوکھاپا پٹھوان مذہب ہے معلوم ہوا کہ یہ چھٹے مذہب واسطے
 دیوث ہیں کہ عورات ان پر مالک ہیں اور مرد ان پر مغلوب
 کہ حسب الحکم انکے جود و کھل ناردہ توڑتی لا دیتے ہیں اور
 بچوں کو مراد انکے طوق و سبلی کڑھ و بٹری ڈالیتے ہیں یہ
 عجیب سنت بدشگون ہے کہ خوشی سے تیرائی چیتے ہیں۔
 دمزن فال بکا پر و حال بد بچوں کا لنگر شد و ن گئے
 سامنے لیجا نا ہی شرک جلی اور بے عقلی ہے اگر یہ رسم
 اسلامی ہوتا تو امرا و وزرا ملکوں کے اپنے اولاد کا لنگر
 خاص قبر شریف پر حضرت سید الشہدا کے کمر بلا میں لیجا
 مگر نہیں کہ ناجائز طریقہ کفر کا ہے اور بشریت میں مرد
 آدمی کو سونا چاندی اور خالص ریشمی لباس پہن لینا حرام
 ہے اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے ایسی حرام شے
 سے ابکار محض رکھتے تھے یہ دوستان ظاہر و دشمنان
 باطن حسین نے جو جنہر کہ جناب حسینؑ کو بڑی تہنی وہی
 حرام شے زیور و ریشم کے کپڑے مخالفت کے شرعی

کے اور دشمنی سے حضرت مسیح علیہ السلام کے ایمان پر ہونے والے
شدوں کو گلے ڈالتے ہیں یہ وہ منہج ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے
اپنے کافروں سے مذہبی فساد میں نہالہ پیدا کرنے کے لیے
زیر کر کے ہیں تو گوشہ ہائے انکار کا یہ منہج ہے کہ
کے منہ میں ہڈی دیتے ہیں یہ دشمنانِ حق ہیں۔
حرام اشیا کو اونکے گلے باندھ دیتے ہیں اور شہوانی
اصطلاح کے سمجھانے والے کے مازبی اور ہنی بلون کو
شیطانی حال آتا ہے سو وہ بکر شیطانی ہے آئیں میں اس کا
در نہ اولیا اور شہداء کا کام مثل شیطان آنک میں آسنے کا
نہیں ہے بلکہ وہ لوگ بعد موت اللہ کی موعود ہی میں حاضر
رہتے ہیں ولا تقوا لسن یقتل فی سبیل اللہ اذات بل ایما ربکم
عند اللہ تیرزقون اور مت کہو تم ان لوگوں کو جو باز سے جا
ہیں اللہ کی راہ میں مردے بلکہ زندہ ہیں وہ اللہ کے
ترے دیک رزق پاتے ہیں جب الیہ مقدر ہیں لوگ نہری
خدا میں ہیں تو ان ناپاک بچیس برادر ابیس کے آئیں میں کھن
آوین گے معلوم ہوا کہ علم جبر و ارادی کو جو حال آتا ہے صرف
فریب شیطان ہے اور یہی خود شیطانیت سے مکر

کرتے ہیں بعض جاہل بدعت عشرہ کی برائی سے قایل نہ ہو کر
 کہتے ہیں کہ واقعی رسوم عشرہ پر ہی ہیں مگر کافروں کو اسلام کے
 رائج و رواج کرنے کے لئے اسلئے اسلامی و بدعت شریعت سے منع
 خیال جاہل ہے کس لئے کہ ہندو اسلام کے طرف رجوع نہ کرے
 سے وہ مراد ہے کہ کلمہ پڑھ کر مذہب اکفر سے توبہ کر لے اور
 پوری طور سے اسلام قبول کرنا ثابت قدم رہے نہ کہ اپنے مذہب
 کفر سے قائم رہ کر قبر پرستی و شذرہ پرستی میں شریک ہو جائے
 جو عشرہ کی رسوم اپنے بتوں سے کرتا ہے وہی افعال اسلامی
 بزرگوں کے ابواب میں ہی کرنے کا چاہیئے انھیں کفار کے شریک
 ہونے سے شادی اور عرس و عشرہ و موتا اور ایصال
 تہاب و نذر و نیاز میں کفر کے رسوم شریک ہو گئے ہیں مولف
 کہہ چکا ہے کہ بت پرستی شریعت کے خلاف ہے۔ کہیں جب دین میں بدعتیں
 نہ ہوں تب تک کفر و اسلام بہم کیوں جمع ہوں کجای و دو کام
 سند و اگر اسلامی کاروبار میں شریک ہو جائے تو کیا حاصل کرے
 تلفار بولا اختیار دیکھئے ہندو نے مسلمانوں کو اب میں شریک
 کیا ہے کہہ جاتا ہے تو مسلمانوں کے لئے کیا حرج البتہ
 بت پرستی و کفر و کلمہ کا پوجا کرتا اور کھانا کھاتا ہے اور

شہزادوں کے سامنے مامورہ وغیرہ لپاتا۔ یہ نو دس سو سالوں
 سے علحدہ رکھ کر یا تنہا پڑھو کر رہا تھا اور کھانا کھاتا ہے جب اہل
 اسلام سے اس قدر نفرت رکھا تو رجوع ہونا کیا حاصل ہندو نے
 شہزادوں کی طرف جو جھگڑا ہے تو اپنے بت کی شکل میں لے لے سے
 رغبت کرتا ہے مگر سنگ زرد اور سفید۔ اکثر عوام مسلمان
 شہزادوں میں پلنگ پر نہیں سوئے اور نبی بنوں سے بھاگتے
 نہیں کرتے سمجھتے کہ امام حسین تخت نشین ہو لے رہا یا کی سنت
 بے ادبی کیوں کریں یہ خیال صرف جہل و حماقت کا ہے کہ شہزاد
 آدمی کے ہاتھ کا بنایا ہو اودنی چیز کو ہاتھ پلنگ و کتڑی کا حضرت امام
 حسین کی ذات مقدس سے استغفر اللہ کیوں کر نسبت و
 مشابہت دی جاوے گی اور پلنگ پر سوئے گی مالمعت شریعت
 سے کسی ایام میں نہیں آئی۔ از انجا کہ خاص ذات اقدس حضرت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور صحابہ سے معظم کی اور
 جناب امام حسین رضی اللہ عنہ کی مدینہ منورہ اور کربلا وغیرہ شہروں
 میں زیر زمین مدفون ہیں ان شہروں کے لوگ اب سے
 آج تک پلنگ پر سوئے تھے اور عورتوں سے زندگی
 کرتے اور بچے جنم دین وہاں اصل مقام پر تو بے ادبی

نہیں ہوتی اس نقلی شے آدمی بنائے ہوئی شکل بت کا ادب
 کرنا کیا یہ عقلمندی ہے نہیں کہ فریب شیطان ہے بلکہ حلال
 عورتوں سے سپا شرت کے اوقات عبادت میں شریک
 کئے جاتے ہیں اور عوام مسلمان عشرہ میں گوشت نہیں کھاتے
 یہ رسم بھی منجملہ رسوم شرک کے ہے ورنہ خدا نے جلال
 جانوروں کا گوشت کھانا حکم کیا ہے پس حلال شے کو حرام
 سمجھنا برہمنوں کا کام ہے نہ مسلمانوں کا گوشت کھانے
 والے ہندو اپنے تہواروں میں گوشت کو نجس سمجھ کر نہیں
 کھاتے وہی برتو رزیل مسلمانوں پر پڑا ہے کہ عشرہ کو شل
 تہوار سمجھ کر گوشت کو نجس جان کر نہیں کھاتے اور عظمت نامحرم
 اور رجب اور شعبان اور رمضان کی حکم اشہر الحرام بالشہار
 والحرما ت قضا ص یہ چار مہینے کی حرمت باقی آٹھ مہینوں پر
 فاضل ہے اور یہ فضیلت کا سبب سعادت تھا کہ جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شرف معراج نصیب ہوا اور شعبان میں
 شب برات منقرض ہوئی اور رمضان میں حضرت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سرخبر از ہوئی اور لیلۃ القدر
 کی فضیلت رکھی گئی اور ماہ محرم میں سعادت شہادت حضرت

امام حسین رضی اللہ عنہ کو لاضیب ہوئی پس معلوم ہوا کہ ماہ محرم
 شہادت سے حضرت سید الشہداء کے شرافت نہیں ہوا
 بلکہ فضیلت میں محرم الحرام کے سفاذت شہادت حضرت امام
 رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوئی اور حضرت امام حسین سلیمان کامل تھے
 گوشت کھانے سے انکار نہیں رکھتے تھے کہ آپ کے نانا
 حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا است پر غلام فرمایا اور آپ کھایا
 بالوں نے اپنی جہالت کے سے جس سے سمجھتے ہیں مگر لطف یہ کہ
 عین زیارت کے فاتحہ کو بکرا ہی ذبح کر گئی تھی کرتے اور
 خاص نام حضرت پر ہی تو فاتحہ دیتے ہیں تو نجاست کہاں گئی
 استغفر اللہ بے علمی کیا بری شے ہے کہ جاہل نکو عاقبت کم بود
 وریہ بھی بہت بڑا شر کی فعل ہے کہ مسلمانوں سے ہر شخص
 کی شادی کے اول سال کے عشرہ محرم میں دولہ و دلہن
 کو آپس میں ملنا تو کجا مگر ایک دوسرے کو دیکھنے نہیں دیتے
 بلکہ ایک بستی میں نہیں رہتے یقین کر لے ہیں کہ اگر
 ملین گے تو نقصان جان کا ہوگا یہ کیسا بڑا شرک ہے
 نحو ذالک منہا البتہ ابتدا میں اس رسم شرک کا مافی حقیقت
 سے خیال کیا ہوگا کہ عشرہ کے ایام تبرک میں ناپاکی مباشرت

کی مناسب نہیں ہے دولہ و دولہا کا شوق نیا ہے اگر نزدیک
 رہیں گے تو پوری سے لیا بن بگ اور ناپاک ہوں گے تو
 بے ادبی ہوگی اس رسم جانپتی سے دس دن عشرہ میں دولہ
 کو علیحدہ رکھا ہوگا پس اسے ہی موقع میں شیطان علیہ لعنتہ
 لو تا بوفتنہ انگیزی کا ملا کہ یہ رسم شرک کا تمامی جاہلان زمانہ
 کے مسلمانوں کو شکھا دیا کہ فرضی تشہیر ہو گیا ہے دیکھتے تہا
 میں بخیاں ناپاکی ہم ستری سے علیحدہ رہتے تھے اب
 عشرہ کون نے اس کو نقصان جان سمجھ گئے ہیں اگر ناپاکی
 ہی بالفرض سمجھے ہیں تو ایک ہی سال نہیں کیوں سمجھتے کہ ہر سال
 کے عشرہ میں ہی وہی سال اول کی ناپاکی کے خیال سے دولہ
 دولہا کو ہر سال کے عشرہ میں ایسا ہی دور رکھ کر دیکھنے نہیں
 تھا مگر سال اول ہی میں اس کی برائی سمجھے اور دوسرے سالوں
 میں وہ احتیاط نہ کیا یہ عشرہ کون کی طرف تہمت ہے اور
 شیطانی فریب کیا جا بل مسلمانوں کی عقل ماری گئی ہے کہ کچھ
 سمجھ نہیں رکھتے کہ ایمان کیا ہے اور محنت ایمان میں
 و القدر خیرہ و عشرہ من اللہ تھا سفلے کو کیا سمجھ کر اقرار
 و اثبات تو سید خدا کے اسے نادانوں نے اچھا ہوا کہ ہر سال

کے کل ایام میں نہ دیکھ کر اپنی عورتوں سے سوایا مہینوں میں
 یا احرام و اعتکاف نہ کرتی تھی۔ سوایا مہینوں میں سال تمام کے
 سوا ہر سال کے ہر ماہ کے روز و رات کو رمضان المبارک جو سب
 مہینوں میں افضل ہے۔ ان کو تمام افراتاقہ ہے اصل لکھ لکھت
 الصیام البرکت الی نسائکم یہاں کیا کہ راتوں کو رمضان کے
 تکوین کے لیے یہ وہ ہونا عورتوں کے تمہارے افسوس کہ خدا
 کی اس قدر مہربانی بندوں پر ہوتے ہیں پھر کون نے خود
 رانی سے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر لیکر نافرمان خدا
 کے ہوتے ہیں یاد رکھو کہ خدا اور رسول کے اجازتی کا ہونا
 میں نفع اور خوبی اور عزت ہے اور بے شرعی کا موٹن
 خرابی اور بے حیائی اور نقصان ہے محض نہیں کہ شرف شہادت
 سید الشہداء کے زمانہ سے ہزار سال کے عرصہ تک
 ماہ محرم کے عشرہ میں کسی طرح کی برائی نہ تھی اور ملک عرب
 میں اب تک بھی نہیں فقط اس ملک میں ہی چار سو سال
 سے یہ شیطانیت مروج ہوئی ہے جس کا کیا کہ بانی
 اس رسم شہادوں کا ظہور لنگ ہے کہ زمانہ سلطنت
 خود میں ہر سال شہادوں کی زیارت مزار مقدس حضرت حسین

[illegible]

ابتدا فی نیت تیمور کو کہ ہر شے الصالح ثواب کی تھی اب انتہائی کی
 پرستش سے غائب شرک کو پہچانی نہ کر کے ان افعال سے
 منع کرین تو کہتے ہیں کہ اگر فعل بڑا ہوتا تو آبا و اجداد سے کیوں
 چلا آتا نسبت ہے کہ آج کل کا نہیں یہ رسم قدیم ہے اسکا جواب خدا
 تعالیٰ نے قرآن میں دیکھا ہے کہ اولوکان اباؤہم لایعقلون شیعا و
 لایعقدون کیا اگر بن باب دادا اُسکے بے خبر البواب شریعت
 سے اور نہ ہدایہ پاسے ہوں علم دین کی تو کیا تم ہی اُسی نادانی
 میں شریک رہو گے افسوس بن باب دادا کی مثال دینے والے
 خلف الصدق اولاد کی لیاقت پر کہ اپنے بڑوں کی نادانی
 ظاہر کرتے ہیں بعض جاہل حماقت سے کہتے ہیں کہ جب یہ
 استاد کی شدہ کاریسم ناجائز ہے تو شہر و نواح کے حاکموں نے
 کیوں جائز رکھتے ہیں اُسکا جواب یہ ہے کہ مراحم خسروی اور
 مراعات سرور خانی کا لازمہ انصاف شاہی ہے کہ مخلوق خدا
 ہر مذہب کے رعایا و کاروانوں کو بلا ظلم و جبر ان کے ملت پر
 آزادانہ رکھنا شرط ملک رانی اور مصالحت رعایا پروری
 ہے اور ان اقوام کے چار رسوم کو یہ تدریج مٹانے کی تدابیر
 سلطنتی یہ کہ انتظامی اسباب تربیت رعایا مثل ترمیم مدارس

تعلیم اور تہذیب کا جد و مہمان سرا اور تقرر و طایف علما و غربا
 کے امور کے جانین تا تعلیم رعایا کی پسند و نصایح سے ہوتی
 ہے اور ان ابواب کا انتظام رکھنا اور ذمت بہت مسلمانین
 کے لایم و مقصود ہے جب اس قبیل کے انتظامات سے جاہل
 آدمی علم دین اسلام جانکر حق و باطل سے واقف ہوا تو
 خودی لشکر و کفر کی برائی اور غضب الہی کے خوف سے
 گناہان کبار و شرک سے بچ گیا افسوس کہ اس زمانہ میں
 قرآن مسلمانوں کو قسم کھانے کے لئے دھوکہ دیا ہے یہ عمل
 کرنے کے لئے اگر فیعدی پانچ آدمی عالم علم قرآن و عامل
 بالحدیث اور سر و شریعت رہیں تو انکو وہابی نام رکھ کر
 با وصف حق گوئی کے جھوٹا الزام لگا کر بدخلق ہو جاتے
 ہیں خدا نے تعالیٰ نے ایسے جھوٹ الزام دینے والوں
 کے نسبت میں فرماتا ہے کبرت کلمۃ شخرج بن افواہم
 ان یقولون الا کذباً کیا بڑی بات ہو کر نکلتی ہے ان کے
 منہ سے جو کہتے ہیں وہ سب جھوٹ ہے مشکل تو
 یہ ہے کہ مسلمانوں کو ہنود کی رسوم کی شامت بہت
 جلد اثر کرتی ہے یعنی بت پرستی کی تاثیر شدہ پرستی

در قبر و جہنم پڑ سبھی میں اور کنگن و ناریل اس پر ہر شادی
 کے دولہ کو پانڈے سے ہیں اور مروت سے پانڈے کو پانڈے
 کے لفظ رام رام اور گڈ مار ڈھنگ کا سلام کہہ کر پانڈے
 ڈانڈنی منو ٹڈہ کر مٹو پچھ بڑ بڑا کے میں زبا وہ بڑا بڑا
 میں اور شریعت کے ابواب کا اثر بہت ہے کہ ہم سے کہہ دے
 نہیں سوتا اگر مخالفت کریں تو اور صند کو پانڈے سے کہہ دے
 ہیں اور صند کو مسلمانوں کے طریقہ کے اثر کو نہیں سمجھتے
 نماز روزہ کلمہ درود سلام علیک کرنا اور پانڈے پر کلمہ درود
 یا مسلمان کا نیکا یا کھانا اور اپنی پیارے بھائی یا بہنیں اثر دے
 خدا یہ تو مسلمانوں پر مذہم فرمایا کہی دلوں میں رسوم دینی اور
 بشرع بنوی کا شوق دلا اور طریق اسلام پرستقیم کروا
 اور ثابت قدم رکھ امین یا رب العالمین فقط